۱۰۰ سے زائد حوالہ جات پر مشتمل باب

مولودِ کعبہ سیدنا علی وجہہ اللہ کرم

ائمہ و محدثین اور مؤرخین کی نظر میں

تالیف
دیوان محسن شاہ

نقل حرفی
پرویز احمد خالدی

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن اہل سنت

۱۰۰ سے زائد حوالہ جات پر مشتمل باب

مولودِ کعبہ سیدنا علی کرم اللّٰہ وجہہ الکریم

ائمہ و محدثین اور مؤرخین کی نظر میں

تالیف

دیوان محسن شاہ

نقل حرفی

پرویز احمد خالدی

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن اہلسنّت

نام کتاب : مولودِ کعبہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم ائمہ و محدثین اور مؤرخین کی نظر میں

تالیف : دیوان محسن شاہ

نقل حرفی : پرویز احمد خالدی

صفحات : 80

سن اشاعت : ۱۴ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ (مارچ ۲۰۱۹ء)

کمپوزنگ / پرینٹینگ : امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنّت)،

موڈاسہ، اروّلی، گجرات، انڈیا

ملنے کا پتا

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنّت) موڈاسہ، اروّلی، گجرات، انڈیا

فاؤنڈر اینڈ چیرمین: ڈاکٹر شہزاد حسین قاضی۔

(M) 85110 21786

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً أَبَداً
عَلَى النَّبِيِّ وَأَهْلِ الْبَيْتِ كُلِّهِمِ

وَمَنْ هُمُوا آلِ بَيْتٍ جَلَّ فِى الْعِظَمِ
الدِّيْنُ مِنْ بَيْتِهِمْ قَدْ جَاءَ لِلْأُمَمِ

﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ﴾

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ ناشر

اللہ عزّو جلّ کے نام سے شروع کہ جو بڑا مہربان بخشنے والا ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ عزّو جلّ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزّو جلّ کے رسول ہیں۔ اللہ عزّو جلّ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھ سے "مولودِ کعبه سیدنا علی کرم الله وجهه الکریم" کتاب کا ہندی رسم الخط کرانے کا کام لیا۔

ایک ایسا بھی وقت تھا کہ جب مسلمان حکمرانوں نے محبانِ اہلِ بیتِ اطہار رضي اللہ عنھم اور خاص طور پر بنو فاطمہ پر بڑے عرصے تک وہ ظلم کیا جو شاید ہی کسی نبی کی آل پر اُس نبی کی امّت نے کیا ہو۔ ظلم آج بھی ہو رہا ہے صرف طریقہ بدلا ہے، اُس زمانہ میں آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسمانی تکلیفیں دی جاتی تھی، منبروں پر علماء کو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برے الفاظوں سے یاد کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا، محدثین کو اُن سے روایت لینے پر سزائیں دی جاتی تھی، کہیں امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو امام نفس الزکیہ رضي اللہ عنہ کی محبت کی وجہ سے قید کیا گیا، تو کہیں امام شافعي رحمۃ اللہ علیہ پر شیعہ، رافضي کے فتوے لگا کر انہیں ذلیل کیا گیا، کہیں امام نسائيؒ رحمۃ اللہ علیہ کو مولیٰ علی رضي اللہ عنہ کی محبت کی وجہ سے شہید کیا گیا تو کہیں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ جیسے محدث پر شیعہ کے فتوے لگا کر اُن کے منبر کو توڑ دیا گیا۔ ایک زمانہ تک یہ چلتا رہا مگر اہل بیت رضي اللہ عنھم کے غلام کبھی عمار بن یاسر

رضي اللہ عنہ بن کر میدانِ جنگ میں آئے تو کہیں اُبوذرّ رضي اللہ عنہ کی طرح رضائے الٰہی میں شہید ہوئے۔ کہیں حبیب بن مظاہر رضي اللہ عنہ اور حرّ رضي اللہ عنہ بن کر کربلاء میں آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان لٹانے آئے تو کہیں علم کے میدان میں امام نسائیؒ، امام حاکم، امام بخاری، امام ابو حنیفہ، امام احمد بن حنبل اور امام شافعي رحمۃ للہ علیہم بن کر آئے تو کہیں دین کی تبلیغ میں خواجہ غریب نواز، نظام الدین اولیاء، وارثِ پاک، مخدوم مہائمی اور مخدوم جلال الدین جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہم بن کر آئے۔ وقتاً فوقتاً ہر میدان میں غلامانِ اہلِ بیتِ اطہار رضي اللہ عنہم، ناصبیت و خارجیت کے مقابلہ میں آتے رہیں، اپنی خدمات دیتے رہیں اور اپنی جانیں بھی قربان کرتے رہیں۔

اس زمانہ میں بھی نواصبیت اور خارجیت تمام فرقوں میں اپنا سر اٹھا رہی ہیں بلکہ کہوں گا کہ عروج پر پہنچ رہی ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ جو ناصبیت کی ڈور کل سلطنت کے بادشاہوں نے اپنی بادشاہت کی لالچ میں سنبھالی تھی اور علماء و محدثین کی گردنوں پر تلواریں رکھ کر لوگوں سے فضائلِ اہلِ بیت رضي اللہ عنہم چھپا کر، بغضِ اہلِ بیت رضي اللہ عنہم کو عام کروارہے تھے وہی ناصبیت کی باگ ڈور آج کل کچھ فرقہ پرست نام نہاد پیر، علماء و کچھ تنظیموں نے سنبھال لی ہے۔ کل کے علماء مجبوری میں اولاد و جان و مال کے ڈر سے فضائلِ اہلِ بیت رضي اللہ عنہم چھپارہے تھے اور اُن کے بغض میں کچھ نے تو موضوع احادیث تک گھڑنی شروع کر دی تھی۔ آج بھی ایسا ہی ہو رہا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ آج کے اس جمہوریت (Democracy) کے زمانہ میں علماء کی جان کو پامال و اولاد کو تو خطرہ

نہیں ہے مگر دنیاوی لالچ چاہے وہ شہرت پانے کی ہو یا دولت کی ہو یا چند فتنہ پرست لوگوں کو خوش کرنے کے لئے ہو، اسی وجہ سے آج کے علماء کی ایک جماعت فضائلِ اہلِ بیت رضي الله عنهم نہیں بتا رہی بلکہ عوام کو قرآن و اہلِ بیت رضي الله عنهم سے دور کیا جا رہا ہے، قرآن کے ترجمہ و تفسیر سے امّت کو دور کیا جا رہا ہے اور محبتِ اہلِ بیت رضي الله عنهم پر شیعہ، رافضي کے فتوے لگائے جا رہے ہیں، جب کہ متواتر حدیثِ غدیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میں جس کا مولیٰ ہوں علی رضي الله عنه بھی اُس کے مولیٰ ہیں''

(المعجم الکبیر، لطبرانی) (راوی ثقہ)

مختصر حدیث:

''ہو سکتا ہے کہ مجھے بلایا جائے تو میں قبول کروں، میں تمہارے درمیان دو بھاری (عظیم) چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں، ایک اللہ عزّوجل کی کتاب اور دوسری میری عترت یعنی میرے اہلِ بیت رضي الله عنهم، تو تم سوچ لو کہ ان دونوں کے بارے میں میری کیسی جانشینی کروگے، یہ دونوں آپس میں جُدا نہیں ہوں گے تاآں کہ حوض پر آکر مجھ سے ملے۔''

(امام نسائیؒ فی خصائص أمیر المؤمنین علی بن أَبِي طَالِب رضي الله عنه)

اب آپ قارئین کو سوچنا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ہمیں قرآن اور اہلِ بیت رضي الله عنھم سے وابستگی کا حکم دے رہے ہیں اور نام نہاد پیر و علماء اور کچھ تنظیموں کی ایک جماعت فرقہ پرستی پھیلا کر ان سے عوام کو دور رکھنے کا قبیح کام انجام دے رہے ہیں۔ آج ماحول یہ بنایا جارہا ہے کہ جو اہلِ بیت رضي الله عنھم سے محبت کرے اُسے شیعہ، رافضي جیسے الفاظوں سے نوازا جاتا ہے، بیچاری عوام کو یہ تک بتایا نہیں جاتا کہ صرف محبت و فضیلتِ اہلِ بیت رضي الله عنھم سے کوئی رافضي نہیں بنتا بلکہ جو صحابہ کرام رضي الله عنھم کی شان میں لعن و طعن کرتا ہے اُسے رافضي کہا جاتا ہے۔ میں اس بات پر زیادہ لکھ کر اپنی بات کو طویل نہیں کرنا چاہتا جو حق ہے اسے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ عزّ و جل ہم سب کو نیک ہدایت دے۔ آمین....

دورے حاضر میں کچھ فرقہ پرست اور نام نہاد مولویوں نے یہ کہنا شروع کیا ہے کہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا **"مولودِ کعبہ"** ہونا روایتوں سے ثابت نہیں ہے، یہ گڑھی ہوئی باتیں ہیں، شیعہ اور رافضیوں کی کتابوں سے بتائی ہوئی باتیں ہیں۔ تعجب کی بات ہے کہ جو روایت اہلِ سنت والجماعت کے مفسرین، محدثین، محققین و سیرت نگاروں کا ایک بڑا گروہ ڈنکہ کی چوٹ پہ اپنی کتابوں میں نقل کرتا ہے، خبر متواتر کہتا ہے، جو روایت سورج کی طرح روشن ہے اس کو بے بنیاد باتوں پر کیوں غلط ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ؟ تعجب تو تب ہوتا ہے جب یہ لوگ امام حاکم رحمۃاللہ علیہ جیسے محدث کی بات تک ماننے سے انکار کر رہے ہیں جو اہلِ حدیث پر اہل سنت دونوں مکاتب فکر میں معتبر

عالم و محدث شمار کیے جاتے ہیں، یہاں تک کہ یہ فتنہ پرست لوگ اپنے جہالت کا یوں مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں کہ امام ذہبی کی کتاب "سیر اعلام النبلاء" میں تو "مولودِ کعبہ" پر کوئی روایت نہیں ہے اگر ایسی روایت ہوتی تو وہ ضرور بیان کرتے مگر افسوس کہ یہ لوگ انہی امام ذہبی کی دوسری کتاب "التلخیص" کو نہیں دیکھتے جس میں انہوں نے امام حاکم کی "مولودِ کعبہ" والی بات کی تائید فرمائی ہے کہ تواتر کے ساتھ آیا ہے کہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم "مولودِ کعبہ" ہے۔ مگر افسوس کہ بغضِ علی علیہ السلام میں کچھ لوگوں کو یہ نظر نہیں آتا۔

وقت کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے مجھے اس موقف پر ایک متعدد حوالہ جات کے ساتھ معتبر کتاب کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اسی دوران اس موضوع پر میری بات میرے عزیز دوست ریسرچر و محبِ اہلِ بیت دیوان محسن شاہ صاحب سے ہوئی جو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے "مولودِ کعبہ" ہونے کے قوی دلائل و حوالہ جات کے ساتھ ایک کتاب تیار کر رہے تھے۔ دیوان محسن شاہ صاحب نے اس موضوع پر تین باب میں بیش قیمتی کتاب "مولودِ کعبہ مولائے کائنات سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم" لکھی ہے جو رومن اردو میں بہت جلد آن لائن اویلیبل ہو جائے گی جس کا پہلا باب : "فضائل امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم" دوسرا باب: "مولودِ کعبہ مولائے کائنات سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم" اور تیسرا باب: "مولودِ کعبہ آئمہ و محدثین اور مؤرخین کی نظر میں" ہے۔

دیوان محسن شاہ صاحب کئی سالوں سے شوشل میڈیا کے ذریعے محبت اہلِ بیت علیہم السلام کو عام کر رہے ہیں جس کے لئے ان کی ویب سائٹس www.SunniAhlulBayt.wordpress.com اور www.SawadeAzam.wordpress.com مشہور ہیں۔

وقت کی ضرورت اور وقت کی کمی دونوں کو مد نظر رکھتے ہوئے فی الحال ہم نے یہ پوری کتاب طبع نہ کر کے صرف اس کا تیسرا باب ایک رسالے کی شکل میں پبلش کرنے کا فیصلہ لیا۔ان شاءاللہ عزّوجل بہت جلد پوری کتاب کو بھی پبلش کریں گے۔ لہذا یاد رہے کہ یہ چھوٹا سا رسالہ اس معتبر کتاب کا ایک باب ہے۔

اس کتاب میں دیوان محسن شاہ صاحب نے دورِ حاضر میں خود کو اہلِ سنت کہلانے والے تینوں مکا تبِ فکر بریلوی، دیوبندی اور اہلِ حدیث کی معتبر پر علمائے کرام کی کتابوں کے حوالہ جات بھی پیش کئے ہیں جس میں انہوں نے مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا "مولودِ کعبہ" ہونا نقل کیا ہے۔یہی نہیں بلکہ ان ائمہ، محدثین، مؤرخین و سیرت نگاروں کی کتابوں سے بھی روایت نقل کی ہے جنہیں سنی، بریلوی، دیوبندی اور اہلِ حدیث کے علماء بھی تسلیم کرتے ہیں۔ دورِ حاضر میں شاید ہی کوئی ایسی کتاب ہو گی جس میں اس طرح سے مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم کے **"مولودِ کعبہ"** ہونے پر کتبِ اہلِ سنت سے تقریباً ایک سو چھ (۱۰۶) حوالہ جات پیش کیے گئے ہوں۔ یہ ان لوگوں کو جواب ہے جو مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے **"مولودِ کعبہ"** ہونے پر شک وشبہہ کیا کرتے ہیں۔

اب ان لوگوں کو سوچنا چاہئے اور بھولی بھالی عوام کو بھی سوچنا چاہئے جو ایسے لوگوں کی باتوں میں بغیر تحقیق کے اندھا دھند یقین کر لیتی ہے کہ جب اہلِ سنت کے علمائے کرام کی ایک بڑی جماعت بغیر کوئی شک و شبہہ کے مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا "مولودِ کعبہ" ہونا مانتی ہے تو کہیں آپ کسی اور راہ پر تو نہیں چل پڑے؟ شیعت اور رافضیت سے بچانے کے نام پر کہیں ناصبیت اور خارجیت کی راہ تو نہیں پکڑ لی؟ اللہ عزّوجل ہم سب کو نیک ہدایت عطا کرے۔۔۔آمین۔

اس رسالہ کو میں نے اردو رسم الخط میں شائع کرنے کا سوچا پر اتنے کم وقت میں اسے تیار کرنا مشکل تھا لیکن اسی دوران شوشل میڈیا پر اسلامی خدمات کرنے والے محبِ اہلِ بیت پرویز احمد خالدی LL.M سے اس پر بات ہوئی تو انہوں نے اردو ٹائپنگ کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا اوراس طرح یہ رسالہ اردو میں بھی تیار ہو کر اس وقت آپ کے زیرِ مطالعہ ہے۔

دیوان محسن شاہ صاحب نے اس کتاب کو لکھنے کا جو بیش قیمتی کام انجام دیا ہے اور پرویز احمد خالدی صاحب نے اسے رسم الخط میں کیا ہے، اللہ عزّوجل اس کا بدلہ ان دونوں عزیزوں کو اور ان کے گھر والوں کو عطا فرمائے۔ بروزِ قیامت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے اور سیدہ زہرا پاک علیہا السلام کی چادر کا سایہ نصیب فرمائے۔۔۔امین۔

اللہ عزّ و جل سے دعا ہے کہ میری اس حقیر سی کاوش کو قبول فرمائے اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اہلِ بیت علیہم السلام کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و علی وآلہ وصحبہ و بارک وسلم۔

خادمِ زہراء پاک علیہا السلام

ڈاکٹر شہزاد حسین یاسین میاں قاضی

۱۳ رجب ہجری ۱۴۴۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولادت بابرکت کا کعبہ معظمہ میں ہونا اہلِ سنت کے ائمہ، محدثین، مؤرخین، اولیاء اللہ اور سیرت و تذکرہ نگاروں نے تواتر سے بیان کیا ہے اور اسے آپ علیہ السلام کی فضیلت و منقبت قرار دیا ہے۔ نیز اکابر علمائے اہلِ سنت نے مولائے کائنات سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے مولودِ کعبہ ہونے کو آپ علیہ السلام کا خاصہ قرار دیا ہے۔ ذیل میں اس ضمن میں چند حوالہ جات نقل کیے جاتے ہیں:

ا۔ مؤرخ مسعودی اور "مولودِ کعبہ"

مؤرخ ابی الحسن علی بن الحسین بن علی المسعودی المتوفی سنہ ۳۴۶ھ خلافتِ امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کے ذکر میں لکھتے ہیں:

"آپ کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولادت خانۂ کعبہ میں ہوئی۔"

[ابن الحسین فی مروج الذہب، ۲/۲۷۳]

نیز اثبات الوصیہ میں لکھتے ہیں:

"سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پہلے اور بعد میں کعبہ میں کسی کی بھی پیدائش نہیں ہوئی۔"

[ابن الحسین فی اثبات الوصیہ للامام علی ابن ابی طالب، ۱۴۲/]

علامہ شبلی نعمانی مؤرخ مسعودی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"ابوالحسن بن علی بن حسین مسعودی متوفی سنہ ۳۸۶ھ فنِ تاریخ کا امام ہے۔ اسلام میں آج تک اس کے برابر کوئی وسیع النظر مؤرخ پیدا نہیں ہوا۔ وہ دنیا کی اور قوموں کی تواریخ کا بھی بہت بڑا

ماہر تھا۔اس کی تمام تاریخی کتابیں ملتی تو کسی اور تصنیف کی حاجت نہ ہوتی۔ لیکن افسوس ہے کہ عوام کی بدمذاقی میں سے اکثر تصانیف ناپید ہو گئیں"۔ [شبلی،الفاروق،۲۷/]

۲۔ امام حاکم نیشابوری اور "مولودِ کعبہ"

امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشابوری المتوفی سنہ ۴۰۵ھ "المستدرک" میں فرماتے ہیں:

"اخبارِ متواترہ سے ثابت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا نے سیدنا امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کو جوفِ کعبہ میں جنم دیا۔"

[حاکم فی المستدرک علیٰ الصحیحین، ۳/ ۵۹۳]

۳۔ حافظ ابن المغازلی اور "مولودِ کعبہ"

الحافظ ابی الحسن علی بن محمد الواسطی المعروف ابن المغازلی المتوفی سنہ ۴۸۳ھ اپنی تصنیف "مناقب امیر المومنین علی ابن ابی طالب" میں رقم طراز ہیں:

"پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (سیدہ فاطمہ بنت اسد کو) کعبہ معظمہ کی طرف لے گئے اور کعبہ کے اندر بٹھا دیا، پھر فرمایا اللہ جل جلالہ کے نام کی برکت سے بیٹھ جاؤ۔ فرمایا پس وہ اچانک اس تکلیف سے آزاد ہو گئیں اور انہوں نے ایک مسرور اور صاف ستھرے بچے کو جنم دیا، ایسے حسین چہرے والا نہیں دیکھا گیا۔"

[ابن مغازلی فی مناقب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ،۲۰/]

۴۔ شیخ فرید الدین عطار اور "مولودِ کعبہ"

منبع الحقائق والاسرار شیخ ابو طالب محمد بن ابی بکر ابراہیم فرید الدین عطار نیشا بوری المتوفی سنہ ۶۲۷ھ فرماتے ہیں:

کیست دانا شہسوار لو کشف
آں کہ پا بنہادہ احمد را کتف
کیست دانا آں کہ در کعبہ بزاد
چشم را بر روئے احمد او کشاد

"کون ایسا شہسوار ہے جو دوشِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سوار ہوا۔
وہ کونسی ہستی ہے جس کی ولادت کعبہ میں ہوئی جس نے آنکھ کھولتے ہی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو۔"

[خسرو قاسم فی کشکولِ معرفت/۳۳]

۵۔ ابو سالم نصیبی الشافعی اور "مولودِ کعبہ"

شیخ الامام العلامہ ابو سالم کمال الدین محمد بن طلحہ ابن محمد الحسن النصیبی الشافعی المتوفی سنہ ۶۵۲ھ "مطالب السوئل" میں رقم فرماتے ہیں:

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم خانۂ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے آپ کی ولادت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے تین سال بعد ہوئی۔" [ابی سالم فی مطالب السؤول في مناقب آل الرسول/۶۳]

٦۔ حافظ قزاوغلی اور "مولودِ کعبہ"

حافظ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزاوغلی ابن عبداللہ البغدادی المتوفی سنہ ۶۵۴ھ لکھتے ہیں:

"روایت ہے کہ حضرت علی کی والدہ فاطمہ بنت اسد بیت اللہ کے طواف میں مشغول تھیں اور حمل سے تھیں پس ان کو دردِ زہ ہوا تو ان کے لئے کعبہ کا دروازہ کھل گیا اور وہ اندر داخل ہوئیں اور بچہ کعبے میں پیدا ہوا اور اسی طرح حاکم بن حزام کو ان کی والدہ نے کعبہ میں جنا۔
میں کہتا ہوں اسے حافظ ابو نعیم نے روایت کیا ہے اور ایک لمبی حدیث اس کی فضیلت میں نقل کر دی ہے مگر انہوں نے سلسلۂ سند میں روح بن صلاح کا نام لیا ہے جسے ابن عدی نے ضعیف کہا ہے اس لئے ہم اس کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔"

[قزاوغلی فی تذکرۃ الخواص، المعروف بتذکرۃ خواص امہ فی خصائص الائمہ، ۱۰/]

۷۔ شیخ الشافعیہ اور "مولودِ کعبہ"

شیخ الشافعیہ العارف الصوفی شرف الدین ابی محمد عمر بن شجاع الدین محمد بن عبدالواحد الموصلی المتوفی سنہ ۶۵۷ھ رقم فرماتے ہیں:

"سیدنا علی علیہ السلام کعبہ معظمہ میں پیدا ہوئے ان کے علاوہ کوئی دوسرا وہاں ایک ہی درد میں پیدا نہیں ہوا۔"

[موصلی فی مناقب ال محمد المسمیٰ بالنعیم المقیم لعترۃ النبلا العظیم، ۵۵/]

۸۔ امام کنجی شافعی اور "مولودِ کعبہ"

حافظ ابی عبداللہ محمد بن یوسف بن محمد القرشی الکنجی الشافعی المتوفی سنہ ۶۵۸ھ لکھتے ہیں:

"امیرالمومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ مکہ میں بیت اللہ الحرم کے اندر پیدا ہوئے۔"

[کنجی فی کفایۃ الطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب علیہ السلام،/۴۰۷]

۹۔ مفتیٔ عشق علامہ جلال الدین رومی اور "مولودِ کعبہ"

علامہ جلال الدین محمد بلخی المعروف مولانا جلال الدین رومی سنہ ۶۷۲ھ فرماتے ہیں:

اے شحنۂ دشت نجف از تو نجف دیدہ شرف
تو درے و کعبہ صدف مستان سلامت می کنند

اے دشتِ نظر کے محافظ! آپ کے وسیلے سے نجف نے قدر مادر وہ منزلت پائی ہے۔ آپ موتی ہیں اور کعبہ سیپی ہے۔ جیسے موتی سیپی کے پیٹ سے نکلتا ہے آپ کعبہ سے نمودار ہوئے مستانِ خدا کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہیں۔"

[صالح کشفی فی مناقب مرتضوی، مترجم،/۱۵۸]

۱۰۔ محدثِ کبیر اور "مولودِ کعبہ"

محدثِ کبیر الشیخ محمد بن ابراہیم الجوینی الشافعی المتوفی سنہ ۷۲۲ھ ذکرِ روایتِ مولودِ کعبہ کے بعد لکھتے ہیں:

"حضرت علی کے علاوہ کوئی شخص کعبہ میں پیدا نہیں ہوا"

[جوینی فی فرائد السمطین في فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین والائمہ من ذریتھم، ۴۲۵/۱_۴۲۶]

۱۱۔ خواجہ نظام الدین اولیاء اور "مولودِ کعبہ"

سلطان المشائخ، سلطان الاولیاء، خواجہ محبوب الٰہی حضرت سید محمد نظام الدین بن احمد بن علی البخاری المتوفی سنہ ۷۲۵ھ فرماتے ہیں:

امام دیں کسے باشد کہ در وقت ولادت او
بود در کعبہ و کعبہ زکعبش در صفا باشد
امام حق کسے باشد کہ او درطینت آدم
پیمبر رابہم بودہ ولایت را ولا باشد

"دین کا امام وہی ہو سکتا ہے کہ جس کی ولادت کعبہ میں ہو اور کعبہ اس کے قدموں کی برکت سے پاکیزگی حاصل کرے۔

امامِ حق وہی ہو سکتا ہے جو اس وقت بھی آنحضرت کے ساتھ تھا جبکہ آدم آب و گل میں تھے اور خود ولایت جس کی آرزو کرے۔" [خسرو قاسم فی کشکول معرفت، ۶۵/]

۱۲۔ حافظ ذہبی اور "مولودِ کعبہ"

حافظ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد الذہبی المتوفی سنہ ۷۴۸ھ "التلخیص" میں مولودِ کعبہ پر امام حاکم کی عبارت کو برقرار رکھا ہے:

"اخبارِ متواترہ سے ثابت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا نے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کو جوفِ کعبہ میں جنم دیا۔"

[ذہبی فی المستدرک مع التلخیص، ۳/۴۸۳]

۱۳۔ حافظ زرندی اور "مولودِ کعبہ"

"علامہ الحافظ جمال الدین محمد بن یوسف بن الحسن بن محمد الزرندی الحنفی المدنی المتوفی سنہ ۷۵۰ھ رقم فرماتے ہیں:

"جب ان (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ولادت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا) کو دردِ زہ اٹھا تو ابو طالب نے عشاء کے بعد کعبہ کے اندر داخل کر دیا اور پھر وہیں کعبہ ہی میں سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔"

[زرندی فی نظم درر السمطین فی فضائل المصطفیٰ والمرتضیٰ والبتول والسبطین، ۷۶/]

۱۴۔ حافظ زرندی اور "مولودِ کعبہ"

حافظ جمال الدین محمد بن یوسف بن الحسن بن محمد الزرندی الحنفی المدنی المتوفی سنہ ۷۵۷ھ رقم فرماتے ہیں:

"مشہور روایت کے مطابق سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کعبہ کے اندر جمعہ کے دن ۱۳ رجب کو ہجرت سے ۲۳ سال پہلے پیدا ہوئے۔"

[زرندی فی معارج الوصول الی معرفۃ فضل علی الرسول والبتول، ۴۹/]

۱۵۔ خواجہ سید محمد اور "مولودِ کعبہ"

شیخ المشائخ حضرت خواجہ سلطان نظام الدین اولیاء کے حالات و کرامات اور ملفوظات پر مشتمل تاریخی تذکرہ "نظامی بنسری" المعروف "تاریخ الاولیاء" میں سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے جلیل القدر شیخ خواجہ سید محمد کا ملفوظ مبارک ہیں کہ:

"حضرت علی علیہ السلام کعبہ کے اندر پیدا ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو بچپن سے گود میں لئے پھرتے تھے۔" [حسن نظامی فی نظامی بنسری، ۴۳/]

۱۶۔ لطائفِ اشرفی اور "مولودِ کعبہ"

تارکِ سلطنت امام العارفین وزبدۃ الصالحین غوث العالم محبوبِ یزدانی سلطان سید جہانگیر سمنانی المتوفی سنہ ۸۰۸ھ کے ملفوظات "لطائفِ اشرفی" میں امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں مرقوم ہیں کہ:

"ان کی ولادت خانۂ کعبہ کے اندر ہوئی تھی۔"

[نظام یمانی فی لطائفِ اشرفی، مترجم، ۳/۵۴۰]

۱۷۔ امام ابن صباغ المالکی اور "مولودِ کعبہ"

الشیخ الامام العلامہ علی بن محمد بن احمد المالکی المکی المعروف ابن صباغ المتوفی سنہ ۸۵۵ھ اپنی اپنی تالیف "الفصول المہمہ فی معرفۃ احوال الائمہ" بیان فرماتے ہیں:

"سیدنا علی علیہ السلام ماہِ رجب کی تیرھویں کو جمعہ کے روز مکہ شریف میں کعبہ کے اندر پیدا ہوئے یہ وہی مہینہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا ہے جس میں کشت وخون حرام ہے اور یہ منفرد ہے سنہ ۳۰ قبل از ہجرت، عام الفیل میں ہجرت سے ۲۳ یا ۲۵ سال قبل اور بعثت سے دس یا بارہ سال پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا خانۂ کعبہ میں کوئی شخص پیدا نہ ہوا اور یہ وہ فضیلت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مخصوص فرمایا۔"

[ابن صباغ فی الفصول المہمّہ فی معرفۃ احوال الائمہ علیہم السلام، ۲۹/]

۱۸۔ مولانا جامی اور "مولودِ کعبہ"

مولانا نور الدین عبد الرحمان بن احمد بن محمد جامی المتوفی سنہ ۸۹۸ھ لکھتے ہیں:

"آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت خانۂ کعبہ میں ہوئی۔"

[جامی فی شواہد النبوۃ لتقویۃ یقین اہل الفتوۃ، ۲۱۲/]

نیز آپ فرماتے ہیں:

بہ سوی کعبہ رود شیخ ومن بہ راہ نجف
بہربّ کعبہ کہ اینجا مراست حق بہ طرف
تفاوتی کہ میان من است و او این است
کہ من بہ سوی گهر رفتم او بہ سوی صدف

شیخ سمتِ کعبہ کو جاتا ہے اور میں نجف کی طرف۔ بربِ کعبہ میں ہی حق بجانب ہوں۔ اس میں اور مجھ میں بڑا فرق ہے، میں موتی کی طرف جاتا ہوں اور وہ صدف کی سمت۔"

[صالح کشفی فی مناقب مرتضوی، ۱۷۲/]

۱۹۔ ملا حسین واعظ کاشفی اور "مولودِ کعبہ"

ابتلائے انبیاء واہل کے دردناک بیان پر مشتمل مفسرِ قرآن کمال الدین حسین بن علی المعروف ملا حسین واعظ کاشفی المتوفی سنہ ۹۱۰ھ کی کتاب "روضۃ الشہداء" جس کا ترجمہ علامہ صائم چشتی نے فرمایا ہے میں آپ رقم فرماتے ہیں:

"کتاب بشایر المصطفی میں یزید بن قعنب سے روایت کی گئی ہے کہا کہ میں حضرت

عباس بن عبدالمطلب اور جمیع بنی عبدالعزیٰ کے ساتھ بیت اللہ شریف کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت فاطمہ بنت اسد آئیں اور طوافِ کعبہ میں مشغول ہو گئیں اچانک ان کے چہرے پر وضعِ حمل کے آثار ظاہر ہوئے مگر ان میں بیت اللہ شریف سے باہر آنے کی طاقت نہ تھی لہذا انہوں نے کہا الٰہی مجھ پر اس ولادت کو آسان فرما۔

راوی نے کہا: میں نے اسی وقت دیوارِ کعبہ کو شق ہوتے دیکھا اور جنابِ فاطمہ کعبہ شریف کے اندر جا کر ہماری نظروں سے غائب ہو گئیں ہم لوگوں کو بھی خواہش تھی کہ کعبہ کے اندر جائیں مگر اس صورت میں مناسب نہیں تھا چنانچہ جناب فاطمہ بنت اسد چوتھے روز حرم شریف سے باہر آئیں اور انہوں نے حضرت علی کو ہاتھوں پر اٹھا رکھا تھا۔

امام ابوداود بناکتی روایت لائیں ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے پہلے یا بعد کسی شخص کو بھی کعبہ شریف کے اندر پیدا ہونے کا شرف حاصل نہیں ہوا چنانچہ انہوں نے اس طرح کہا ہے:

ولدة في الحرام المعظم أمهطالب وطالب وليدها ولمولد

[کاشفی فی روضۃ الشداء، مترجم، ۱/۳۲۸_۳۲۹]

۲۰۔ امام سیوطی اور "مولودِ کعبہ"

حافظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ "تدریب الراوی" میں فرماتے ہیں:

"سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم مولودِ کعبہ ہیں"۔

[سیوطی فی تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، ۲/۸۸۰]

۲۱۔ امام دیار بکری اور "مولودِ کعبہ"

تاریخ اسلام کے عظیم محقق و مؤرخ امام الشیخ حسین بن محمد بن الحسن الدیار بکری المتوفی سنہ ۹۶۶ھ لکھتے ہیں:

"امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کعبہ میں پیدا ہوئے"۔

[دیار بکری فی تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس، ۱/۲۷۹]

۲۲۔ ملا علی قاری اور "مولودِ کعبہ"

علامہ ملا علی بن سلطان القاری الہروی الحنفی نقشبندی المتوفی سنہ ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں:

"مستدرک الحاکم میں ہے کہ نیز سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کعبہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔"

[ملا علی قاری فی شرح شفاء القاضی عیاض، ۱/۱۵۱،
خفاجی فی نسیم الریاض شرح شفاء القاضی عیاض، ۱/۳۲۸]

۲۳۔ امام نور الدین حلبی اور "مولودِ کعبہ"

الامام العالم العلامہ ابو الفرج علی بن ابراہیم بن احمد نور الدین بن برہان الدین الحلبی القاہری الشافعی المتوفی سنہ ۱۰۴۴ھ فرماتے ہیں:

جب سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی ولادت خانۂ کعبہ میں ہوئی اس وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عمر مبارک ۳۰سال یا کچھ زیادہ تھی۔"

[حلبی فی السیرہ الحلبیہ، انسان العیون فی سیرۃ الامین المأمون علیہ الصلاۃ والسلام، ۱/۲۰۲]

۲۴۔ عبدالحق محدث دہلوی اور "مولودِ کعبہ"

علامہ شیخ عبدالحق بن سیف الدین بن سعد اللہ البخاری الدہلوی الحنفی المتوفی سنہ ۱۰۵۲ھ رقم فرماتے ہیں:

"اور مؤرخین نے کہا ہے کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولادت کعبہ کے اندر ہوئی۔"

[عبدالحق محدث دہلوی فی مدارج النبوۃ، ۲/۵۳۱، عبدالحق محدث دہلوی فی مدارج النبوۃ، مترجم، ۲/۶۲۳]

۲۵۔ دارا شکوہ قادری اور "مولودِ کعبہ"

برِصغیر کے مشہور مؤرخ شہزادہ محمد دارا شکوہ قادری المتوفی سنہ ۱۰۶۹ھ "سفینۃ اولیاء" میں لکھتے ہیں:

"خانۂ کعبہ میں آپ (سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ) متولد ہوئے"۔

[دارہ شکوہ فی سفینۃ الاولیاء، مترجم، /۳۶]

۲۶۔ شیخ عبدالرحمن چشتی اور "مولودِ کعبہ"

گیارھویں صدی ہجری کے عظیم مؤرخ اور تذکرہ نگار شیخ عبدالرحمن چشتی صابری المتوفی سنہ ۱۰۹۴ھ تصوّف کی ہزار سالہ تاریخ پر مشتمل اپنی عظیم تحقیقی تصنیف "مراۃ الاسرار" میں سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ذکرِ مبارک یوں کرتے ہیں:

"اس عاقبتِ محمود کی جائے ولادت خانۂ کعبہ ہے یہ سعادت ازل سے ابد تک کسی فردِ بشر کو نصیب نہیں ہوئی۔" [عبدالرحمن چشتی فی مراۃ الاسرار، مترجم،/۱۷۸]

۲۷۔ خلیفۂ مجدد الف ثانی اور "مولودِ کعبہ"

خلیفۂ مجدد الف ثانی شیخ بدر الدین بن محمد ابراہیم سرہندی نقشبندی اپنی مایۂ ناز تصنیف "حضرات القدس" میں رقم فرماتے ہیں:

"آپ کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولادت خانۂ کعبہ میں جمعہ کے دن تیرھویں یا ساتویں شعبان کو ہوئی۔" [بدرالدین سرہندی فی حضرات القدس،/۸۳]

۲۸۔ حافظ بدخشانی اور "مولودِ کعبہ"

حافظ محمد بن معتمد خان البدخشانی المتوفی سنہ ۱۱۲۶ھ لکھتے ہیں:

"سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولادت بروز جمعہ ۱۳ رجب عام الفیل میں بمقام مکہ واقع ہوئی اور روایت ہے کہ وہ جناب خانۂ کعبہ میں پیدا ہوئے اور حجرۂ کعبہ میں کوئی نہ

ان سے پہلے پیدا ہوا، نہ بعد۔ یہ وہ فضیلت ہے جس سے خدا نے انہیں مخصوص کیا تھا۔"

[بدخشانی فی نزل الابرار بما صح من مناقب اہل البیت الاطہار، /۱۱۵]

۲۹۔ محمد اکرم قدوسی اور "مولودِ کعبہ"

شیخ محمد اکرم ابن محمد علی حنفی قدوسی "اقتباس الانوار" زمانۂ تالیف ۱۱۳۰ھ میں لکھتے ہیں:

"آپ کا تولد عام الفیل کے ساتھ سال بعد خانۂ کعبہ میں ہوا۔
پردۂ راز کے پیچھے جو کچھ تھا ظاہر ہوا یعنی اسد اللہ الغالب پیدا ہوئے۔
یہ سعادت (یعنی کعبۃ اللہ میں پیدا ہونا) ابتدائے آفرینش سے آج تک کسی بشر کو حاصل نہیں ہوئی۔"

[محمد اکرم فی اقتباس الانوار، مترجم، /۱۰۴]

۳۰۔ سید صالح کاشفی اور "مولودِ کعبہ"

میر سید صالح کاشفی الترمذی السنی الحنفی القادری المتوفی سنہ ۱۱۶۰ھ "مناقبِ مرتضوی" میں بیان کرتے ہیں:

"یزید بن قعنب سے روایت ہے کہ میں عباس بن عبدالمطلب کے ساتھ تھا اور اولادِ عبدالعزیٰ کا ایک گروہ خانۂ کعبہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت فاطمہ بنت اسد بیت اللہ میں آئیں این طواف کی حالت میں ان پر آثارِ ولادت طاری ہوئے باہر جانے کے لئے وقت نہ

تھا۔ حضرت فاطمہ بنت اسد نے دعا کی: خداوند! اس بابرکت خانۂ کعبہ کی حرمت کا واسطہ ولادت کی تکلیف کو مجھ پر آسان فرما۔ راوی کہتا ہے کہ دیوارِ کعبہ شق ہوئی جنابِ فاطمہ بنت اسد اندر گئیں اور چوتھے دن جنابِ امیر کو اپنے ہاتھوں پر لئے برآمد ہوئیں۔"

[ترمذی فی مناقبِ مرتضوی: در مناقبِ شاہِ اولیاء امیر المؤ منین علی المرتضیٰ علیہ السلام، ۱۷۱/]

۳۱۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور "مولودِ کعبہ"

حضرت امام المحدثین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی المتوفی سنہ ۱۱۷۶ھ نے اپنی تصنیف "قرۃ العینین" میں مولائے کائنات سیدنا علی علیہ السلام کی ولادت در خانۂ کعبہ کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"آپ کرم اللہ وجہہ الکریم کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں آپ پہلے ہاشمی ہیں جن کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہ بھی ھاشمیہ ہیں آپ کی پیدائش خانۂ کعبہ میں ہوئی اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو آپ سے پہلے کسی کے حصے میں نہیں آئی۔"

[شاہ ولی اللہ فی قرّۃ العینین فی تفصیل الشیخین، ۱۳۸/]

نیز "ازالۃ الخفاء" لکھتے ہیں کہ:

"سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے مناقب میں سے جو ان کی پیدائش کے وقت ظاہر ہوئے ایک یہ بھی ہے کہ وہ خانۂ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے ہیں۔"

[شاہ ولی اللہ فی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب، ۲۶/]

۳۲۔ امیر الکحلانی اور "مولودِ کعبہ"

امام محمد بن اسماعیل بن صلاح بن محمد بن علی الشہیر بالامیر الہاشمی الحسنی الیمنی الکحلانی المتوفی سنہ ۱۱۸۲ھ لکھتے ہیں:

"سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی پیدائش مکہ مکرمہ میں خانۂ کعبہ شریف کے اندر ۱۳ رجب کو عام الفیل کی تیسویں برس ہوئی اور آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم رضی اللہ عنہا ہیں"۔

[صنعانی فی لروضۃ الندیۃ فی شرح التحفۃ العلویۃ، ۳٦/]

۳۳۔ شاہ عبد العزیز اور "مولودِ کعبہ"

سراج الہند شاہ عبد العزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی المتوفی سنہ ۱۲۳۹ھ اپنی کتاب "تحفہ اثنا عشریہ" میں رقم طراز ہیں:

"جس وقت آپ کعبہ کے دروازہ پر آئیں پے درپے دردِ زہ ہونے لگا اور حضرت امیر رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہو گی۔"

[شاہ عبد العزیز دہلوی فی تحفہ اثنا عشریہ، ۷۹/]

۳۴۔ صاحب روح المعانی اور "مولودِ کعبہ"

خاتمۃ المحققین و عمدۃ المدققین مرجۂ اہل عراق و مفتیٔ بغداد علامہ ابو ثناء شہاب الدین سید محمود ابن عبد اللہ الحسینی الآلوسی البغدادی المتوفی سنہ ۱۲۷۰ھ لکھتے ہیں:

"سیدنا امیر کرم اللہ وجہہ کی ولادت بیت اللہ شریف میں ہونا، دنیا بھر میں مشہور ہے اور سنی شیعہ دونوں فرقوں نے اس کا ذکر اپنی اپنی کتابوں میں کیا ہے۔"

[آلوسی فی شرح الخریدہ الغیبیہ فی شرح قصیدہ العینیہ، ۱۵/]

۳۵۔ مفتیٔ اعظم قسطنطنیہ اور "مولودِ کعبہ"

مفتیٔ اعظم قسطنطنیہ علامہ الشیخ سلیمان بن ابراہیم القندوزی الحنفی المتوفی سنہ ۱۲۹۴ھ "ینابیع المودۃ" میں ابو عثمان الجاحظ البصری المتوفی سنہ ۲۵۵ھ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"اگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل شریفہ، مقاماتِ کریمہ، درجاتِ رفیعہ اور مناقبِ سنیہ کو شمار کریں تو بہت بڑی بڑی جلدیں اور کتابوں کے دفتر ہو جائیں گے۔ آپ حضرت آدم علیہ سلام کے صحیح جڑ ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کا نسب بے عیب ہے، آپ عظیم جائے پیدائش (کعبہ) والے، مبارک و مکرم نشو نما والے، بلند شان والے، بلند مرتبۂ اعمال والے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کوئی نظیر نہیں"۔

[قندوزی فی ینابیع المودّۃ لذوی القربیٰ، ۱/۱۸۲]

۳۶۔ صدر العالم دہلوی اور "مولودِ کعبہ"

الشیخ محمد صدر العالم بن فخر الاسلام العمری الدہلوی الصوفی لکھتے ہیں:

"آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد المناف ہاشمیہ ہیں، یہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے کعبہ شریف کے اندر ایک ہاشمیہ بچہ کو جنم دیا، اسلام لائیں، ہجرت کی اور آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہی وفات پا گئیں،ان کی نمازِ جنازہ خود رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھائی اور ان کی قبر میں بھی خود اترے، جیسا کہ حاکم نے مستدرک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالہ نقل کیا ہے"۔

[صدر العالم فی معارج العلی فی مناقب المرتضیٰ رضی اللہ عنہ،/۱۰۰]

۳۷۔ مولانا محمد نصیر علی اور "مولودِ کعبہ"

مولوی حاکم محمد نصیر علی بن شیخ حیدر علی حنفی غیاث پوری عظیم آبادی المتوفی سنہ ۱۳۰۵ھ حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ کی ولادت شریف کے بیان میں لکھتے ہیں:

"روایت ہے کہ آپ کی ماں فاطمہ بنت اسد طوافِ کعبہ میں مشغول تھیں کہ آثارِ ولادتِ باسعادت کے پیدا ہوئے طواف سے جلدی فراغت کر کے کعبۃ اللہ کے اندر ہو گئیں وہاں آپ پیدا ہوئے۔" [ناصر علی فی ناصر الابرار فی مناقب اہل بیت الاطہار،/۷۷_۷۸]

۳۸۔ نواب صدیق حسن خان بھوپالی اور "مولودِ کعبہ"

علامہ سید صدیق حسن خان الحسینی البخاری القنوجی المتوفی سنہ ۱۳۰۷ھ "تکریم المؤمنین بتقویم مناقب الخلفاء الراشدین" میں لکھتے ہیں:

"ولادت ان کی مکہ مکرمہ میں اندر بیت اللہ کے ہوئی ان سے پہلے کوئی بیت الحرام کے اندر مولود نہیں ہوا تھا۔" [قنوجی فی تکریم المؤمنین بتقویم مناقب الخلفاء الراشدین،/۹۹]

۳۹۔ حکیم مفتی غلام سرور لاہوری اور "مولودِ کعبہ"

علامہ الحج حکیم مفتی غلام سرور بن غلام محمد قریشی اسدی الہاشمی سروری چشتی لاہوری المتوفی سنہ ۱۳۰۷ھ لکھتے ہیں:

"آپ مکہ معظمہ اور بقول دیگر خانۂ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت بروز جمعہ 13 رجب المرجب تیس سال بعد از واقعۂ فیل ہوئی۔"

[غلام سرور فی خزینۃ الاصفیاء، مترجم، ۱/۵۹]

۴۰۔ علامہ شبلنجی اور "مولودِ کعبہ"

الشیخ علامہ سید مؤمن ابن حسن مؤمن شبلنجی المتوفی سنہ ۱۳۰۸ھ لکھتے ہیں:

"سیدنا علی ابن طالب رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی اور اللہ کی ننگی تلوار ہیں۔ آپ ہجرت سے ۲۳ یا ۲۵ سال پہلے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اظہارِ نبوت سے ۱۲ یا ۱۰ برس پہلے مکہ مکرمہ میں اصحابِ فیل کے حملہ کے تیسویں برس ۱۳ رجب کو جمعہ کے روز بیت اللہ شریف کے اندر مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ ان سے پہلے بیت اللہ شریف میں ان کے سوا کوئی پیدا نہ ہوا تھا۔"

[شبلنجی فی نور الابصار فی مناقب آل البیت النبی المختار، ۱۵۸/]

۴۱۔ سیرتِ مصطفی جانِ رحمت اور "مولودِ کعبہ"

جسے مولانا محمد عیسیٰ قادری رضوی "سیرتِ مصطفی جانِ رحمت" میں نقل کرتے

ہیں کہ:

"اہلِ سیر کہتے ہیں کہ ان (سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم) کی ولادت جوفِ کعبہ میں ہوئی تھی، یہ قدیم الاسلام تھے حضرت ابن عباس، زید ابن ارقم، سلمان فارسی، مقداد بن اسود اور بکثرت صحابۂ کرام نے اس پر ہیں کہ وہ اول الاسلام ہیں۔"

[محمد عیسیٰ فی سیرتِ مصطفی جانِ رحمت، ۴/۷۸۳]

۴۲۔ مفسرِ قرآن ابوالحسنات اور "مولودِ کعبہ"

مفسرِ قرآن صاحب "تفسیر الحسنات" حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری چشتی صابری اشرفی الحنفی المتوفی سنہ ۱۳۸۰ھ "اوراقِ غم" میں رقم فرماتے ہیں:

"صاحب بشائر المصطفی نقل فرماتے ہیں کہ میں عباس بن عبدالمطلب اب اس چند قبیلۂ بنی عزیٰ کے لوگوں کے ساتھ مسجدِ بیت الحرام میں بیٹھا ہوا تھا کہ فاطمہ بنت اسد مسجد میں آئیں اور ان کو نواں مہینہ تھا۔ جب وہ مشغولِ طواف ہوئیں تو شوطِ رابع میں چلنے کی قوت نہ رہی تو آپ پکاریں۔ اے خداوندِ کعبہ اس ولادت کو مجھ پر آسان فرما۔ کہ یکلخت دیوارِ کعبہ شق ہوئی اور فاطمہ بنت اسد اندرونِ کعبہ تشریف لے گئیں اور ہماری نظر سے غائب ہو گئیں۔ ہم نے اندرونِ کعبہ آپ کو تلاش کیا مگر اپنا نہ ملیں۔ چوتھے روز آپ اسی کعبہ سے باہر تشریف لائیں۔ اور حضرت علی کو گود میں لئے ہوئے تھیں۔"

[ابوالحسنات فی اوراقِ غم، ۱۹۹/]

۴۳۔ عباس محمود عقاد اور "مولودِ کعبہ"

مشہور سیرت نگار عباس محمود عقاد المتوفی سنہ ۱۳۸۳ھ نے سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی پیدائش کو خانۂ کعبہ کی عظمت و شوکت کی تجدید اور خدائے واحد کی پرستش کے دورِ جدید سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ رقم طراز ہیں:

"حضرت مولیٰ علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم خانۂ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے چہرے کو بتانِ کعبہ کے آگے جھکنے سے بلند تر رکھا گویا اس مقام پر ان کی پیدائش کعبہ کے نئے دور کے آغاز خدائے واحد کی عبادت کا اعلانِ عام تھا۔"

[عقاد فی عبقریت الامام علی رضی اللہ عنہ، ۲۳/]

۴۴۔ مفتی احمد یار خان نعیمی اور "مولودِ کعبہ"

مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی بدایونی المتوفی سنہ ۱۳۹۱ھ "منبعِ ولایت" سے اپنی عقیدت کا اظہار یوں فرماتے ہیں:

"حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے عابد و زاہد کہ پیدائش بھی ہوئی تو خانۂ کعبہ میں ہوئی۔ ہم نے عرض کیا:

کسے را میسر مہ شد ایں سعادت
بہ کعبہ ولادت بہ مسجد شہادت
بنا اس واسطے اللہ کا گھر جائے پیدائش
کہ وہ اسلام کا کعبہ تھا یہ ایمان کا کعبہ

"آپ شریعت و طریقت کا مجموعہ، اولیاء اللہ کو ولایت تقسیم فرمانے والے ہیں، آپ

ہی نسلِ مصطفی علیہ السلام کے نقل کی اصل ہیں۔ حضور علیہ السلام نے ان کے گھر میں اور انہوں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے دولت خانہ میں پرورش پائی، سارے اولیاء اللہ انہیں کے دروازے سے فیض لینے والے ہیں، اسی لئے اولیاء اللہ حضرت علی کے دلدادہ اور آپ پر شیدا ہوتے ہیں، کہ ولایت کا ٹکڑا انہیں کے ہاتھوں سے پاتے ہیں۔ ہر چیز اپنے محسن پر فدا ہوتی ہے۔"

[نعیمی فی شان حبیب الرحمن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من آیات القرآن، ۲۲۲/]

۴۵۔ ابوابو شہبہ اور "مولودِ کعبہ"

خادم القرآن والسنہ الاستاذ العلامہ الشیخ محمد بن محمد سویلم ابو شہبہ المتوفی سنہ ۱۴۰۳ھ لکھتے ہیں:

"سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ مولودِ کعبہ ہیں۔"

[ابو شہبہ فی الوسیۃ فی علوم و مصطلح الحدیث، ۶۲۰/]

۴۶۔ عبدالمصطفی اعظمی اور "مولودِ کعبہ"

علامہ محمد عبد المصطفی بن شیخ حافظ عبدالرحیم اعظمی نقشبندی بریلوی المتوفی سنہ ۱۴۰۶ھ لکھتے ہیں:

"خلیفہ چہارم جانشینِ رسول وزوجِ بتول حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی کنیا "ابوالحسن" اور "ابوتراب" ہے۔ آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو

طالب کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ عامِ الفیل کے تیس برس بعد جبکہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف تیس برس کی تھی۔ 13 رجب کو جمعہ کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ خانۂ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت فاطمہ بنت اسد ہے۔"
[اعظمی فی کراماتِ صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم، ۱۰۱/]

۴۷۔ استاد عبد الفتاح مصری اور "مولودِ کعبہ"

استاد الکاتب علامہ عبد الفتح عبد المقصود المصری المتوفی سنہ ۱۴۱۳ھ اپنی تالیف "الامام علی ابن ابی طالب" میں فرماتے ہیں:

"حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولادت ایسی ہے کہ ایسی ولادت کسی اور بچے کی نہیں ہے... اور یہ خبر سنہ کر لوگ حیران ہوگئے لوگ فاطمہ بنت اسد کی طرف تعاون کے لئے بڑھے اور اس طرح ہاتھ پکڑ کے گھر لائے کہ بھرپور نگاہیں ان کی زیارت سے شرف حاصل کررہی تھیں جن کی پیدائش کا مرکز بیت اللہ اور جن کا پردہ پوشش خانۂ کعبہ ہے۔"
[عبد الفتاح فی الامام علی ابن ابی طالب علیہ السلام، ۱/۳۶]

۴۸۔ علامہ عطاء محمد بندیالوی اور "مولودِ کعبہ"

امام المناطقہ کاملک المدرسین حضرت علامہ و مولانا عطاء محمد بندیالوی چشتی گولڑوی المتوفی سنہ ۱۴۱۹ھ "مسئلۂ نور" پر گفتگو کرتے ہوئے مدارج النبوۃ سے شیخ محقق کی ایک عبارت نقل فرمانے کے بعد یوں رقم طراز ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے زمان اور مکان کو شرافت حاصل ہوئی ہے اس لئے آپ کی ولادت مبارک پیر کے دن کو ہوئی تاکہ سوموار کو آپ کی ولادت کی وجہ سے شرف حاصل ہو۔ اگر ولادتِ مبارکہ جمعہ کے دن ہوتی تو یہ وہم پڑتا کہ شاید جمعہ کی شرافت کی وجہ سے آپ کو بزرگی حاصل ہوئی ہے اس طرح فقہاء اور محدثین نے تصریح فرمائی ہے کہ قبرِ مبارک کی وہ مٹی جو کے آپ کے بدن مبارک سے لگی ہوئی ہے اس کا رتبہ کعبہ شریف سے زیادہ ہے۔ آپ کے سوا دوسرے مقبولانِ بارگاہِ ایزدی کو زمان و مکان سے شرافت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ آدم علیہ السلام کی پیدائش جمعہ کو اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت دسویں محرم الحرام کو ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولادت کعبہ شریف میں ہوئی تاکہ زمان و مکان کی شرافت سے ان حضرات کو بزرگی عطا ہو۔"

[بندیالوی فی ذکر عطاء فی حیات استاذ العلماء، ۱۰۷/_۱۰۸]

۴۹۔ سید ابوالحسن ندوی اور "مولودِ کعبہ"

علامہ سید ابوالحسن علی الحسنی الندوی المتوفی سنہ ۱۴۲۰ھ سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان مبارک میں لکھی کتاب "المرتضیٰ" میں رقم طراز ہیں:

"یہ تواتر سے ثابت ہے کہ فاطمہ بنت اسد کے بطن سے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم خانۂ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔"

[ندوی فی المرتضیٰ سیرۃ امیر المؤمنین سیدنا ابی الحسن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ،/۲۸]

۵۰۔ علامہ سید محمود احمد رضوی اور "مولودِ کعبہ"

امیر اہلِ سنت شارح بخاری علامہ سید محمود احمد بن مفتیٔ اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد بن امام المحدثین علامہ ابو محمد سید دیدر علی شاہ رضوی المتوفی سنہ ۱۴۲۰ھ اپنی تصنیف "شانِ صحابہ میں "حضرت علی رضی اللہ عنہ کعبہ میں پیدا ہوئے آغوشِ نبوت میں تربیت پائی" کے زیرِ عنوان لکھتے ہیں:

"جناب امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کی ولادت مکہ معظمہ میں کعبۃ اللہ شریف کے اندر ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل بروزِ جمعۃالمبارک کو ہوئی۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا نام علی رکھا۔ آپ کے والد بزرگوار ابو طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف ہیں۔" [رضوی فی شان صحابہ رضی اللہ عنہم،/۱۳۵]

۵۱۔ علامہ صائم چشتی اور "مولودِ کعبہ"

مفسرِ قرآن، محقق ومترجم اردو اور پنجابی ادب کے بلند پایہ ادیب صاحبِ طرز شاعر ونعت گو، عاشقانِ رسول اور محبانِ آلِ رسول کو بنام "ایمانِ ابی طالب رضی اللہ عنہ" ایک انمول تحفہ عطا فرمانے والے حضرت علامہ صائم چشتی المتوفی سنہ ۱۴۲۰ھ سیرتِ سیدنا حیدرِ کرار علیہ السلام پر تالیف "مشکل کشاء" میں رقم فرماتے ہیں:

"معتبر اور معروف روایات کے مطابق سلطان الاولیاء تاجدارِ اہلِ اتی امیر المؤمنین، امام المسلمین صاحبِ ذوالفقار حیدرِ کرار، مرتضیٰ مشکل کشاء شیر خدا، سیدنا مولانا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم عین جوفِ کعبۃ اللہ میں سید الایام جمعۃالمبارک کے دن ۱۳ رجب المرجب کو تیس عام الفیل میں اپنی والدہ مکرمہ حضرت جنابِ سیدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی آغوشِ رآفت میں بصد کروفر تشریف لائے۔

فی الحقیقت کعبہ معظمہ میں پیدا ہونے کا شرف سوائے آپ کے کسی دوسرے کو حاصل نہیں بعض روایات میں آتا ہے کہ جنابِ حیدرِ کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے عمر بن حزام کی ولادت بھی کعبہ معظمہ میں ہوئی لیکن یہ روایت نہ تو تواتر کا درجہ رکھتی ہے اور نہ ہی اسے ثقہ لوگوں نے قبول کیا ہے اور اگر کسی نے یہ روایت قبول کی بھی ہے تو وہ اسے ایک اتفاقی امر قرار دیتا ہے جیسا کہ نزہۃالمجالس شریف میں ہے:

واما عمرو بن حزام فولدته امه فی اککعبة اتفاقاه لا قصدا۔

بہر حال ثقہ محدثین اور سیرت نگار اس پر متفق ہیں کعبہ شریف میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولادتِ مبارکہ ان کا خاصہ ہے جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔"

[صائم چشتی فی مشکل کشا، ۱/۱۰۴_۱۰۵]

۵۲۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ اور "مولودِ کعبہ"

ڈاکٹر محمد حمید اللہ اور المتوفی سن 1423ھ لکھتے ہیں:

"یہ ابو طالب بن عبد المطلب اور ان کی بیوی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کے بیٹے پیغمبرِ

اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور داماد، اور سابقین اولین میں سے تھے۔ ولادت کہتے ہیں اس وقت ہوئی جب حاملہ ماں جوفِ کعبہ کے اندر تھی۔"

[حمید اللہ فی حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ۲/]

۵۳۔ شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ اور "مولودِ کعبہ"

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہوری برکاتی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور المتوفی سنہ ۱۴۲۸ھ معروف کتاب "بدائع منظوم" کے حاشیہ میں شعر:

بعد ازاں حامل لوائے نبی شاہِ مردان حق علی ولی

"منبع ولایت حضرت علی ابن ابی طالب کی کنیت "ابوالحسن" اور "ابوتراب" ہے، عام الفیل کے تیس سال بعد بیت اللہ شریف میں پیدا ہوئے۔" [عبدالحکیم فی بدائع منظوم، ۵/]

۵۴۔ علامہ پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانی اور "مولودِ کعبہ"

فخرِ سادات نائبِ تاجدار گولڑہ حضرت علامہ پیر سید نصیر الدین نصیر شاہ چشتی گیلانی نظامی گولڑوی الحسنی والحسینی المتوفی سنہ ۱۴۳۰ھ فرماتے ہیں:

"کیوں عقیدت سے نہ میرا دل پکارے یا علی

جس کا ہے مولا محمد، اس کا ہے مولا علی

جس گھڑی اللہ کے گھر میں ہوئے پیدا علی،

زرہ ذرہ باادب ہو کر پکارا، یا علی"

[نصیر الدین فی فیضِ نسبت موعہ َمناقب، ۳۸/]

۵۵۔ مفتی غلام رسول نقشبندی جماعتی اور "مولودِ کعبہ"

فخر المدرسین جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی غلام رسول نقشبندی جماعتی المتوفی سنہ ۱۴۳۱ھ "حسب و نسب الموسوم بہ بارہ امام علیہم السلام" رقم طراز ہیں:

"حضرت علی کی پیدائش رجب جمعہ کے دن کعبہ میں ہوئی۔ چنانچہ بعض روایات میں آتا ہے کہ جب فاطمہ بنت اسد کعبہ کے طواف میں مصروف تھیں تو آپ کو درد زہ کی خفیف سی تکلیف محسوس ہوئی تو آپ بہت پریشان ہوں گئیں کیونکہ سوائے کعبہ معظمہ کے کوئی قریبی مقام پر باپردہ جگہ موجود نہیں تھی آپ اس اضطراب کے عالم میں متفکر ہی تھیں کہ یکدم کعبۃ اللہ کی دیوار خود بخود شق ہو گئی اور آپ یہ امرِ غیبی تصور کر کے کعبہ کے اندر تشریف لے گئیں تو حضرت علی شیرِ خدا پیدا ہوئے۔ بعض روایات میں ہے کہ فاطمہ بنت اسد جب کعبہ کے طواف کے لئے تشریف لائیں تو آپ کے ساتھ حضرت ابو طالب بھی تھے چنانچہ ان سے فاطمہ بنت اسد نے اپنی حالت کا ذکر کیا تو وہ آپ کو کعبہ کے اندر لے گئے اور خود باہر تشریف لے آئے تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پیدا ہوئے۔" [نقشبندی فی بارہ امام علیہم السلام، ۱۱۵/]

نیز آپ آگے لکھتے ہیں کہ:

علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کعبہ شریف میں پیدا ہوئے اور کعبہ میں پیدا ہونے کی خصوصیت صرف حضرت امیر المؤمنین علی شیرِ خدا کے لئے ہے۔

سوال:-

کعبہ شریف میں پیدا ہونے کی خصوصیت صرف حضرت علی کے لئے ہے یہ درست نہیں ہے کیونکہ کعبہ میں تو آپ سے پہلے عمر بن حزام کی ولادت ہوئی تھی جس سے ظاہر ہے کہ کعبہ میں پیدا ہونے کی تخصیص حضرت علی کے لئے نہیں ہے۔

جواب:-

حضرت علی کا کعبہ میں پیدا ہونا یہ خبر تواتر سے ثابت ہے جیسا کہ ازالۃ الخفاء کے حوالہ سے گزرا ہے۔ عمر بن حزام والی روایت متواترات سے نہیں ہے نیز کعبہ میں پیدا ہونے والے اس شخص کے نام سے محدث اور علمائے سیرت متفق نہیں ہیں۔ بعض نے عمر بن حزام کی بجائے حاکم بن حزام بتایا ہے۔ بایں وجہ صدوق اور ثقہ محدثین نے اس کا اعتبار نہیں کیا اگر اس کو تسلیم کر لیا جائے تو عمر بن حزام کا کعبہ میں پیدا ہونا اس کے لئے باعثِ شرف نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ عبد الرحمن صفوری لکھتے ہیں **واما عمرو بن حزام فولدته امه فی الکعبة اتفاقا لاقصدا** کہ عمر بن حزام کی ماں کا عمر بن حزام کو کعبہ میں جنم لینا یہ امر اتفاقی ہے۔ قصدی نہیں ہے لیکن حضرت علی کا کعبہ میں پیدا ہونا قصدی ہے کہ یہ فضیلت خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کے لئے مخصوص کر رکھی تھی۔ چنانچہ لکھتے ہیں **أن علیا رضی الله عنه ولدته امه بجوف الکعبة شرفها الله تعالیٰ وهي فضیلة خصه الله تعالیٰ بها** (نزہۃ المجالس، ۲/۲۰۵) اب تصریح موجود ہے کہ کعبہ میں حضرت علی کا پیدا ہونا قصدی ہے یہ آپ کے

لئے فضیلت اور تخصیص ہے جو کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے۔ علامہ شبلنجی المتوفی سنہ ۱۲۹۰ھ نے علامہ نور الدین علی بن محمد الصباغ المالکی المتوفی سنہ ۸۵۵ھ سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ علی بیت الحرم میں جمعہ کے دن تیرھویں رجب کو پیدا ہوئے **ولم یولد فی البیت الحرام قبلة احد** اور بیت الحرام میں علی سے پہلے کوئی پیدا نہیں ہوا۔ اب اس سے ظاہر ہے کہ علامہ شبلنجی کے قول کے مطابق عمر بن حزام والی روایت معتبر نہیں ہے اسی لئے کہا ہے کہ حضرت علی کے سوا کعبہ میں کوئی پیدا نہیں ہوا۔"

[نقشبندی فی بارہ امام علیہم السلام، ۲۱۱/۲۱۳_]

اسی طرح "قاسمِ ولایت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم" میں رقم طراز ہیں:

"ظاہر ہے کہ کعبہ معظمہ کی بڑی عزت و عظمت ہے اور یہ طیب و طاہر ہے۔ لوگوں کی نماز کے لئے قبلہ ہے اور حج کے لئے طواف کا مقام ہے اس مقدس بابرکت مقام میں اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین علی المرتضیٰ شیرِ خدا کو پیدا فرمایا چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ جب فاطمہ بنت کعبہ کے طواف میں مصروف تھیں تو... الخ۔"

[نقشبندی فی قاسمِ ولایت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم، ۷۴/۷۵_]

۵۶۔ علامہ محمد عنایت اللہ اور "مولودِ کعبہ"

مولانا حافظ محمد عنایت اللہ سنی حنفی نقشبندی مجددی نوری المتوفی سنہ ۱۴۳۲ھ لکھتے ہیں:

"آپ کی کنیت ابوالحسن اور ابو تراب، لقب اسد اللہ اور مرتضیٰ ہے۔ آپ خاندان سادات کا سر تاج ہیں۔ اولادِ علی آلِ نبی کہلائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد سید، انہیں کی نسل سے چلی۔ سید الانبیاء، سید الاولیاء، سیدۃ النساء، سید الشہدا! یہ پنجتن پاک حق ہیں۔ آپ کی ولادت پاک کعبہ معظمہ میں ہوئی۔"

[عنایت اللہ فی نور الوردہ شرح قصیدہ البردہ، /۴۶۶]

۵۷۔ علامہ غلام رسول سعیدی اور "مولودِ کعبہ"

شیخ القرآن والحدیث شارح بخاری ومسلم ومفسرِ قرآن حضرت علامہ ومولانا غلام رسول سعیدی المتوفی سنہ ۱۴۳۷ھ "مقالاتِ سعیدی" میں سیدنا مولیٰ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما کاذکرِ مبارک ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبِ صادق جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کا مژدہ دیا۔ جن سے بغض رکھنا کفر، جن سے محبت کرنا ایمان... جو اگر روٹھ جائیں تو سرکار انہیں منانے آئیں، اور اسی عالم میں سرکار سے ابو تراب کا لقب پائیں، جس سے وہ ناراض ہو جائیں تو وہ سرکار کا معتوب اور جس سے وہ راضی ہو جائیں وہ سرکار کا محبوب ہو، اندھیری راتوں میں ساحل مراد تک پہنچنے کے لئے جہاں آسمان ہدایت کے ستاروں کے بغیر گزارا نہیں وہاں ان کے سفینہ کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ وہ پیدا ہوئے تو کعبہ میں شہادت پائی تو مسجد میں، زندگی کا محور آغاز سے انجام تک اللہ تعالیٰ کا گھر تھا۔"

[سعیدی فی مقالاتِ سعیدی، /۲۱۸]

اسی طرح "نعمۃ الباری" میں ہے:

"حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مولود کعبہ ہونا..."

[سعیدی فی نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، ۶/۷۸۴_۷۸۵]

۵۸۔ علامہ امر تسری اور "مولودِ کعبہ"

علامہ عبید اللہ امر تسری المتوفی سنہ ۱۴۳۷ھ لکھتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب امیر المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے تین برس شادی ہونے کے بعد آپ عین خانۂ کعبہ بیت اللہ شریف میں تولد ہوئے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سنہ مبارک اٹھائیس برس کا تھا۔"

[عبید اللہ فی ارجح المطالب یعنی سیرت امیر المؤمنین، ۶۴۶/۱_۶۴۷]

۵۹۔ پیر سید خضر حسین چشتی اور "مولودِ کعبہ"

عالمی مبلغِ اسلام محقق مصنف شاعر جناب حضرت علامہ پیر سید خضر حسین شاہ چشتی المتوفی سنہ ۱۴۴۰ھ "آلِ رسول" میں رقم طراز ہیں:

"آپ کی ولادت باسعادت ۱۳ رجب المرجب بروز جمعۃ المبارک عام الفیل کے ۳۰ سال بعد مکہ معظمہ میں ہوئی۔

مفسرِ قرآن حضرت علامہ سید ابو الحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "اوراقِ غم" میں صاحبِ "بشائر المصطفی" کے حوالے سے اس طرح بیان فرمایا

ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب (عم رسول اللہ) قبیلۂ بنی عبدالعزیٰ کے چند لوگوں کے ساتھ مسجدِبیت الحرام میں تشریف فرما تھے, کہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی والدہ فاطمہ بنت اسد مسجد میں آئیں۔ جب وہ مشغولِ طواف ہوئیں تو شوطِ اربعہ (چوتھے چکر) میں چلنے کی قوت نہ رہی۔ "دردِ زہ نے شدت اختیار کرلی" ۔ تو آپ پکاریں۔اے ربِ کعبہ! اس ولادت کو مجھ پر آسان فرما۔

یک لخت دیوارِ کعبہ شق ہوئی ۔ اور فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کعبہ کے اندر تشریف لے گئیں اور ہماری نظر سے غائب ہو گئیں۔ فرماتے ہیں۔ ہم نے اندرونِ کعبہ آپ کو تلاش کیا مگر آپ نہ ملیں اور چوتھے روز آپ اسی کعبہ سے باہر تشریف لائیں۔اور حضرت علی کو گود میں لئے ہوئے تھیں۔"

[خصر حسین فی آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ۱۲۷/۲_۱۲۸]

اسی طرح آپ کی کتاب "خلفائے رسول" میں ہے۔

[خصر حسین فی خلفائے رسول، ۱۵۹/]

۶۰۔ شیخ طعمہ حلبی البختری اور "مولودِ کعبہ"

پندرہ سو سے زائد احادیث واقوال اور ایک سو تین فصلوں پر مشتمل شیخ تعمہ حلبی البخاری کی تصنیف "فضائل علی" کا ترجمہ مفتی محمد وسیم اکرم القادری نے "المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بزبانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نام سے کیا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں مرقوم ہے کہ:

حضرت امام زین العابدین نے فرمایا: حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کو طواف

کے دوران بچے کی ولادت کے آثار نمودار ہوئے، وہ کعبہ میں داخل ہوئیں اور وہاں امیر المؤمنین حضرت علی کی ولادت ہوئی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ۱۳ رجب جمعہ کے دن مکہ مکرمہ میں خانۂ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ آپ سے پہلے کسی کی خانۂ کعبہ میں ولادت ہوئی اور نہ ہی آپ کے بعد اور یہ ایک ایسی فضیلت تھی جو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا کی تاکہ ان کی عظمت اور ان کے مقام کو لوگوں کے لئے واضح روشن کرے۔

عتاب بن اسید سے روایت ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ولادت ۱۳ رجب بروز جمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ سال مبعوث ہونے سے پہلے خانۂ کعبہ مکہ میں ہوئی۔"

[وسیم اکرم فی شانِ علی رضی اللہ عنہ بزبان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱۱۶/ـ۱۱۷]

۶۱۔ حافظ رحمت اللہ لکھنوی اور "مولودِ کعبہ"

قدوۃ الحفاظ فی الآفاق مولوی حافظ رحمت اللہ لکھنوی "جامع المناقب" میں لکھتے ہیں:

ولادت آپ کی مکہ مکرمہ بیت اللہ کے اندر ہوئی آپ کرم اللہ وجہہ الکریم سے قبل کوئی مولود درمیانِ بیت الحرام کے نہیں ہوا تاریخِ ولادت بروز جمعہ ۱۳ محرم یا رجب سنہ ۳۰ میں عام الفیل سے ہیں اور ہجرتِ نبوی سے ۲۵ یا ۲۷ برس قبل۔" [لکھنوی فی جامع المناقب، ۱۰۴/]

۶۲۔ حافظ محمد علی حیدر علوی کاکوروی اور "مولودِ کعبہ"

محبِ اہلِ بیت النبی العربی مولوی حافظ محمد علی حیدر علوی کاکوروی سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے "واقعات ولادت" میں رقم فرماتے ہیں:

حضرت فاطمہ بنت اسد بیان فرماتی تھیں کہ مدتِ حمل منقضی ہو چکی تھی کہ ایک روز میں طوافِ کعبہ کے لئے گئی طواف میں مشغول تھی کہ یکایک دردِ زہ شروع ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس وقت تشریف رکھتے تھے، میری حالتِ غیر دیکھ کر انہوں نے مجھ سے خیریت پوچھی میں نے بیان کیا کہ دردِ زہ شروع ہو گیا ہے جس سے میں بے چین ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جلد طواف ختم کرو میں نے کہا کہ مجھ میں اس کی طاقت نہیں۔ فرمایا: اچھا کعبہ کے اندر چلی جاؤ خدا مشکل آسان کرنے والا ہے۔ میں کعبہ کے اندر چلی گئی وہاں علی پیدا ہوئے۔

نیز آپ "مولد شریف" کے عنوان میں لکھتے ہیں:

"جناب امیر علیہ السلام خانۂ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔"

[کاکوروی فی احسان الانتخاب فی ذکر معیشۃ سیدنا ابی تراب، ۲۰/۔ ۲۱]

۶۳۔ علامہ محمد عبد السلام قادری اور "مولودِ کعبہ"

حضرت علامہ مولانا محمد عبد السلام قادری رضوی شانِ آل نبوت اور واقعہ کربلا پر اپنی تصنیف "شہادتِ نواسۂ سید الابرار مناقبِ آلِ نبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" میں

لکھتے ہیں:

"حضرت فاطمہ بنت اسد عمران ابوطالب حاملہ تھیں اور خانہ کعبہ میں طواف کی غرض سے آئیں۔ دورانِ طواف دردِ رہ محسوس ہوا اور چوتھے چکر پر آپ کی حالت زیادہ متغیر ہو گئی آپ نے عرض کیا اے مجھ پر یہ وقتِ ولادت آسان فرما۔ اچانک کعبہ معظمہ کی دیوار شق ہوئی اور حضرت فاطمہ بنت اسد اندرونِ کعبہ چلی گئی جو افراد باہر موجود تھے وہ حیران ہوئے کہ فاطمہ بنت اسد کہاں چلی گئیں جب کسی طریق سے آپ کا پتہ نہ چل سکا تو حضور سیدِ عالم علیہ الصلاۃ والسلام سے عرض کیا کہ آپ کی محترمہ چاچی کہاں گئی ہیں؟ آپ نے فرمایا مطمئن رہو آ جائیں گی۔ انہوں نے بار بار اصرار کیا کہ کہاں، آپ نے فرمایا جہاں بھی ہیں آ جائیں گی انہوں نے کہا کہ آپ ظاہر کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا حکمِ الٰہی نہیں ہے چنانچہ تین روز کا کعبۃ اللہ میں گزارنے کے بعد چوتھے روز حضرت فاطمہ بنت اسد خانۂ کعبہ سے باہر تشریف لے آئیں تو آپ کی گود میں بچہ تھا، بچے کے باپ عمران ابو طالب رضی اللہ عنہ نے خوشی سے گود میں لیا اور پیار کیا اور کچھ پریشان ہو گئے فوراً اس کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی۔ آپ تشریف لائے اور بچے کو اپنی گود میں لے کر پیار کیا اور خوش ہوئے۔ عرض کیا: بچہ تو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے لیکن آنکھیں کیوں بند ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں اب دیکھو میری گود میں اس بچے نے دونوں آنکھیں کھلی ہوئی ہیں اور وہ ٹکٹکی لگا کر مجھے دیکھ رہا ہے۔ عمران ابو طالب رضی اللہ عنہ بڑے خوش ہوئے اور کہا میرا گمان تھا کہ یہ بچہ کہیں نابینا تو نہیں ہے میرے دل کو ٹھنڈک ہو گئی ہے اس کے بعد حضور سیدِ عالم علیہ الصلاۃ والسلام نے بچے کو غسل دیا۔ غسل فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا آج اس بچے کو میں

غسل دے رہا ہوں ہو سکتا ہے کہ وہ وقت بھی آ جائے کہ یہی بچہ مجھ کو آخری غسل دے۔ کپڑے پہنا کر بچے کو اپنے آغوشِ اقدس میں لیا اور اپنی زبان مبارک اس کے منہ میں ڈال دی۔ اور مولودِ کعبہ کی آنکھیں مصطفی علیہ التحیۃ والثناء کی طرف لگی ہوئی ہیں۔

روایت میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ جوانی کے عالم میں حضور سیدِ عالم علیہ الصلاۃ والسلام نے مسکراتے ہوئے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ مجھے یہ تو بتاؤ کہ جب تم دنیا میں پیدا ہوئے تو اس وقت تم نے آنکھیں کیوں نہ کھولیں؟ تمہارے ماں باپ پریشان ہو گئے تھے اور جب میں نے تم کو اپنی گود میں لیا تو تمہاری دونوں آنکھیں کھلی تھیں عرض کیا حضور اس کے لئے کہ میری پہلی نگاہ رخِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑے۔

کسے را میسر نہ شد ایں سعادت
بکعبہ ولادت بمسجد شہادت

الغرض سیدنا علی المرتضیٰ کی ولادت ۲۲ رجب المرجب بروز اتوار کی شب بیت الحرام میں ظہور نبوت سے دس سال قبل ہوئی۔"

[عبد السلام فی شہادتِ نواسۂ سید الابرار مناقبِ آلِ نبی المختار، ۲۰۹/_۲۱۰]

۶۴۔ سید سعید الحسن شاہ گیلانی اور "مولودِ کعبہ"

پیر سید سعید الحسن شاہ گیلانی سجادہ نشین آستانۂ عالیہ حیدریہ غوثیہ رقم فرماتے ہیں:

امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولادت واقعہ فیل کے تیس سال بعد تیرہ رجب المرجب بروز جمعۃ المبارک بیت اللہ شریف کے اندر ہوئی۔

[سعید الحسن فی خزینہ سادات، ۱۳۶/]

۶۵۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور "مولودِ کعبہ"

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اپنی ایک کتاب میں فرماتے ہیں:

"جو اسٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہے ہیں، میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے "مولودِ کعبہ رضی اللہ عنہ" کی یاد میں منعقد ہونے والی مقدس محفل میں حبِ علی رضی اللہ عنہ کے نام پر حاضری کی دعوت دی، تو ان کی دعوت سن کر میں نے یہ سوچا کہ میرے مسلک و مشرب میں حبِ علی رضی اللہ عنہ کے نام پر دی گئی دعوت قبول کرنا عین ایمان ہے اور حبِ علی رضی اللہ عنہ کے نام پر دی گئی دعوت کو رد کرنا کلمہ پڑھنے کے باوجود عین منافقت ہے۔" [طاہر القادری فی حب علی کرم اللہ وجہہ الکریم، ۵/]

۶۶۔ علامہ قاری ظہور احمد فیضی اور "مولودِ کعبہ"

فاضلِ جلیل محققِ اہلِ سنت حضرت علامہ قاری ظہور احمد فیضی "شرح خصائص علی رضی اللہ عنہ" میں رقم طراز ہیں:

"بے شک تواتر کے ساتھ آیا ہے کہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا نے حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کو کعبہ مکرمہ کے اندر جنم دیا تھا۔"

[فیضی فی شرح خصائص علی رضی اللہ عنہ، ۲۹/]

۶۷۔ پروفیسر خسرو قاسم اور "مولودِ کعبہ"

پروفیسر خسرو قاسم، اسسٹنٹ پروفیسر میکینیکل انجینئر نگ ڈیپارٹمنٹ اے۔ ایم۔

یو علی گڑھ لکھتے ہیں:

"حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی اس دنیا کی وہ واحد خوش قسمت ترین ہستی ہیں جن کی ولادت بھی خانۂ کعبہ میں ہوئی اور شہادت بھی مسجد میں ہوئی۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

جو کعبہ میں ہو پیدا اور شہادت پائے مسجد میں
خدا کے گھر کا وارث وہ بشریوں بھی ہے اور یوں بھی۔

[خسرو قاسم فی مقتل الامام امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ۷/]

۶۸۔ڈاکٹر صلابی اور "مولود کعبہ"

عصرِ حاضر مشہور سلفی عالم ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی اپنی تصنیف "اسمیٰ المطالب" میں لکھتے ہیں:

"بنو ہاشم میں علی سب سے پہلے ایسے شخص ہیں جو خانۂ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ امام حاکم نے لکھا ہے کہ بے شمار اخبار و آثار دلالت کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ خانۂ کعبہ میں پیدا ہوئے۔"

[صلابی فی اسمیٰ المطالب فی سیرۃ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب، شخصیتہ و عصرہ، ۱/۲۹]

۶۹۔ صاحبزادہ پیر محمد مقبول احمد سرور اور "مولودِ کعبہ"

شیخ القرآن خطیبِ پاکستان حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ پیر محمد مقبول احمد سرور "مناقبِ سیدنا علی المرتضیٰ" میں رقم طراز ہیں:

"بہت سے اکابرین نے حضرت شیرِ خدا تاجدارِ اتیٰ مولیٰ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولادتِ باسعادت کا کعبۃ اللہ میں واقع ہونا رقم فرمایا ہے۔"

[مقبول احمد فی مناقبِ سیدنا علی المرتضیٰ، ۵۳/]

۷۰۔ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ اور "مولودِ کعبہ"

شعبہ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے شائع کردہ "اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ" میں سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے تذکرہ میں لکھا ہے:

"ولادت: ۱۳ رجب تیس عام الفیل/۶۰۰ عیسوی میں فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد المناف بن قصی کے بطن سے خانۂ کعبہ کے اندر ہوئی۔"

[اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، ۲/۱۴/ ۴۷]

۷۱۔ سید مرتضیٰ امین نقشبندی مجددی اور "مولودِ کعبہ"

صاحبزادہ پیر سید مرتضیٰ امین حنفی نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانۂ عالیہ آلو مہار شریف اپنی تصنیف "علی مع الحق" میں فرماتے ہیں:

"اس حیدرِ کرار کی شان کو بیان کرنا اس ناچیز کی استطاعت سے باہر ہے۔ کیونکہ خدائے رب العزت نے آپ کی ولادتِ باسعادت کے لئے اپنا گھر یعنی خانۂ کعبہ کی دیوار توڑ کر لکھنے والوں کے قلم توڑ دیئے ہیں۔ اللہ رب العزت کا گھر جس کا زچہ خانہ بنا ہو، اس کی عظمت تو صرف وہ رب خود ہی بیان کر سکتا ہے۔ اور وہ پروردگار کہ جس نے آپ کی ولادتِ

باسعادت کے ساتھ ہی آپ کے منکروں کو بھی آپ کی بزرگی اور برتری کا اعتراف کرنے پر مجبور کر دیا ہے کہ آج بھی لاکھوں فرزندانِ توحید خواہ کسی مسلک سے تعلق رکھتے ہوں۔ زچہ خانۂ علی رضی اللہ عنہ کا طواف کرتے ہوئے نظر آئیں گے بقول شاعر:

معزز تھا، مقدس تھا مگر پہلے نہ تھا قبلہ
علی پیدا ہوئے کعبہ پھر کعبہ بنا قبلہ
یہ تاریخی حقیقت ہے جو بدلی ہے نہ بدلے گی
علی کا جو بھی دشمن ہے بنالے دوسرا قبلہ

[مرتضیٰ امین فی علی مع الحق، ۳۰/۳۱_]

۷۲۔ پروفیسر مفتی منیب الرحمن اور "مولودِ کعبہ"

مفتیٔ اعظم پاکستان علامہ منیب الرحمن صاحب "تفہیم المسائل" میں رقم طراز ہیں:

"حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اسلام میں بے شمار فضائل ہیں، تمام اہلِ ایمان کی ان سے انتہائی عقیدت اور محبت ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارکہ کعبہ میں ہوئی، ایسی روایات موجود ہیں اور یہ عہدِ جاہلیت یعنی زمانۂ قبل از اسلام کا واقعہ ہے۔"

[منیب الرحمن فی تفہیم المسائل، ۶/۴۷]

۷۳۔ صاحبزادہ محب اللہ نوری اور "مولودِ کعبہ"

فقیہ اعظم ابوالخیر محمد نوراللہ بصیرپوری کے فرزند علامہ محمد محب اللہ نوری لکھتے ہیں:

"فاطمہ بنت اسد باہر نکل کر خانۂ کعبہ کے طواف میں مشغول ہو جاتی ہیں، دو تین چکر ابھی باقی تھے کہ دردِ زہ کی شدت کے باعث طواف روک کر کعبہ کے اندر داخل ہو گئیں اور پھر وہاں وہ بچہ پیدا ہوا...

بنا اس واسطے اللہ کا گھر جائے پیدائش
کہ وہ اسلام کا کعبہ ہے یہ امام کا کعبہ

کعبے میں پیدا ہونے والا بچہ وہ تھا، جو بعد میں سر خیلِ اولیاء اور اہل تصوف کا پیشوا بنا، جسے کائنات آج ابوالحسن حیدرِ کرار اور علی المرتضیٰ (کرم اللہ وجہہ الکریم) کے نام سے یاد کرتی ہے..." [نوری فی مرتضیٰ مشکل کشا، مولا علی، /۳۹]

۷۴۔ حافظ ظہیر احمد الاسنادی اور "مولودِ کعبہ"

فریدِ ملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ریسرچ اسکالر حافظ ظہیر احمد الاسنادی سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا "مولودِ کعبہ اور شہیدِ مسجد" ہو ناذکر فرماتے ہیں:

"مولائے کائنات ابو تراب سیدنا علی کی ذاتِ اقدس کسی تعارف کی محتاج نہیں بلکہ خود تعارف ان کا محتاج ہے۔ علی وہ جو دریائے معرفت کا شناور، کتاب کا مفسر، علمِ الٰہی کا امین، نفسِ رسول، زوجِ بتول، ابوالحسن اور ابوالحسین نبی کا رازدان، وصی رسول بابِ مدینۃ العلم، غازی بدر و حنین، فاتحِ خیبر، امام الاولیاء والصلحاء، امام الثقلین، قائد المتقین اور امیر المؤمنین والمسلمین ہے۔ "علی مولودِ کعبہ، شہیدِ مسجد" اور آیۂ رحمت اور سایۂ برکت و رافت ہے۔" [طاہر القادری فی حسن المآب فی ذکری ابی تراب کرم اللہ وجہہ الکریم، /۵]

۷۵۔ پروفیسر علی محمد چودھری اور "مولودِ کعبہ"

پروفیسر ڈاکٹر علی محمد چودھری کتاب "بابِ علمِ نبی" میں لکھتے ہیں کہ:

"آپ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھی ابھی۔ابھی میں تیسرے چکر میں تھی کہ مجھے دردِ زہ محسوس ہونے لگا۔ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے میرے چہرے کے تغیر سے مجھے پہچانا اور فرمایا کہ کیا بات ہے؟ میں نے شرم محسوس کی اور اصل صورت حال عرض کردی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا طواف پورا کر چکی ہو؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ طواف پورا کر لو۔ اگر اس دوران درد زیادہ بڑھ جائے تو خانۂ کعبہ کے اندر چلی جانا اس میں کوئی حکمتِ الٰہی ہے۔ چوتھے چکر میں درد زیادہ بڑھ جانے پر حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا خانۂ کعبہ کے اندر تشریف لے گئیں۔ پھر جب کعبہ شریف سے باہر آئیں تو آپ کی گود میں مولودِ کعبہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے۔"

[علی محمد فی بابِ علمِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۲۸/]

۷۶۔ سید فرید سبط سکندر نقشبندی دیوبندی اور "مولودِ کعبہ"

جناب سید سبط سکندر نقوی حنفی نقشبندی دیوبندی اپنی تالیف "سیرتِ امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ" میں لکھتے ہیں:

"حضرت فاطمہ بنت اسد کو دردِ زہ کی شدّت محسوس ہوئی اور بہت زیادہ پریشان ہوئیں تو جناب ابو طالب ان کو خانۂ کعبہ میں لے آئے تھوڑی دیر میں ایک حسین و جمیل لڑکے کی ولادت ہوئی۔" [سکندر فی سیرتِ امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، ۲۰/]

۷۷۔ قاری غلام حسن قادری اور "مولودِ کعبہ"

حافظ قاری مولانا غلام حسن قادری مفتیٔ دار العلوم حزب الاحناف لاہور لکھتے ہیں:

"حضرت علی المرتضیٰ کی جس طرح شہادت بے مثال ہے آپ کی ولادت بھی بڑے عجیب طریقے سے ہوئی اور وہ اس طرح کہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد خانۂ کعبہ کے طواف میں مصروف تھیں۔ طواف کرنے والوں کا جم غفیر تھا کہ حضرت فاطمہ کو دردِ زہ شروع ہوا۔ آپ گھبرا گئیں کہ کیا کروں۔ اپنے گھر تو جا نہیں سکتی اور یہاں لوگوں کا ہجوم ہے۔ اچانک دیوارِ کعبہ پھٹی اور ایک غیبی ندا بنی آئی کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے اگر اپنے گھر نہیں جا سکتی تو ہمارے گھر میں آ جا۔

آمدِ علی سے کعبہ کی کایہ پلٹ گئی
خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

ایک حدیث شریف میں ہے :

الناس من شجرة شتی وانا وعلی من شجرة واحد

(تاریخ الخلفاء بحوالہ طبرانی، صفحہ ۱۲۰)

تمام لوگ مختلف درختوں سے ہیں اور میں اور علی ایک ہی (نورانی) درخت سے ہیں۔
یعنی وہ نبی کا نور اکٹھا ہی چلا۔ آگے آ کر نبی حضرت آمنہ و عبداللہ کی طرف آ گئے اور علی المرتضیٰ ابوطالب و فاطمہ بنت اسد کی طرف آ گئے اور جب عالمِ بشریت کا ظہور ہوا تو حضور حضرت عبداللہ کے گھر آئے اور علی اللہ کے گھر آ گئے۔ جب ہم کعبے جاتے ہیں تو صرف اللہ کے گھر جاتے ہیں اور علی کعبے جاتے ہیں تو بیت اللہ بھی جاتے ہیں اور اپنی جائے ولادت پر بھی جاتے ہیں۔"

[غلام حسن فی یدانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معوار ثانِ خلافتِ راشدہ،/۴۶۰_۴۶۱]

۷۸۔ علامہ سراج احمد اور "مولودِ کعبہ"

علامہ سراج احمد سراج القادری لکھتے ہیں:

"سوال: دنیا کا وہ کونسا انسان ہے جس کی ولادت خانۂ کعبہ میں ہوئی؟۲۰۶۳

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ۔"

[سراج احمد فی اسلامی معلومات کا انسائیکلوپیڈیا،/۲۷۵]

۷۹۔ صاحبزادہ عرفان الٰہی قادری اور "مولودِ کعبہ"

علامہ صاحبزادہ عرفان الٰہی قادری اپنی تالیف "خصائص اہلبیت" میں رقم طراز ہیں:

"مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد طوافِ کعبہ میں مصروف تھیں۔ طواف کرنے والوں کا جم غفیر تھا کہ فاطمہ کو درد زہ شروع ہوا آپ گھبرا گئیں کہ کیا کروں اپنے گھر تو جا نہیں سکتی اور یہاں لوگوں کا ہجوم ہے۔ اچانک دیوارِ کعبہ پھٹی اور ندائے غیبی آئی کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں گھرا گر اپنے گھر نہیں جا سکتی تو ہمارے گھر میں آ جا۔ ایسی حالت میں کوئی بھی عورت کسی بھی مسجد کے قریب نہیں جا سکتی بلکہ بی بی مریم کو حکم ہوا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہونے والی ہے۔ بیت المقدس سے ذرا دور چلی جا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ کو کعبہ کے اندر بلایا گیا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

ہی حالتِ جنابت میں مسجد سے آنے (گزرنے) کی اجازت دی کہ جس کی ماں حالاتِ نفاس میں کعبہ کے اندر جاسکتی ہے اس کا بیٹا حالاتِ جنابت میں مسجد کے اندر کیوں نہیں آسکتا۔

یہاں ہم ایک قابلِ غور نکتہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ عام زمین سے میقات کی زمین افضل ہے کیونکہ اس سے آگے بغیر احرام کے نہیں جاسکتے پھر بھی خاصے حرم افضل ہے کہ وہاں کوئی غیر مسلم نہیں جاسکتا۔ پھر حرمِ مکہ سے شہرِ مکہ افضل ہے کہ خدا نے اس کی یاد فرمائی ہے۔ پھر شہرِ مکہ سے مسجد حرام کی سرزمین افضل ہے کہ جہاں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے پھر اس خانۂ کعبہ کے ارد گرد کی جگہ جہاں طواف کیا جاتا ہے۔ پھر اسے کعبۃ اللہ کی عمارت والی زمین افضل ہے۔ جو بیت عتیق ہے اور سارے جہانوں کے لئے ہدایت ہے اور کعبہ شریف کے اندر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔

اور دوسرے الفاظ میں یوں ملاحظہ فرمایئے:

مولا بھی محترم ہے ولا بھی ہے محترم
کعبہ ہے اور جائے ولادت علی کے ہے
کعبہ سے ابتداء ہے تو مسجد پہ انتہا
مرقوم دو حرم میں حکایت علی کی ہے

شہنشاہِ ولایت کی محبت اور طوافِ کعبہ کے بارے میں:

جس سے علی کی ولایت کا اعتراف نہیں

ہزار سجدے کر کوئی گناہ معاف نہیں

بدن میں حج کا احترام دل میں بغضِ علی

یہ کعبہ پاک کے پھیرے تو ہیں طواف نہیں۔"

[عرفان الٰہی فی خصائصِ اہلِ بیت،/۶۵_۶۶]

۸۰۔ سید محمد سعید الحسن شاہ "مولودِ کعبہ"

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ داروں اور اعزہ واقارب کے احوال کے بیان پر مشتمل سید محمد سعید الحسن شاہ اپنی تالیف "خاندانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" میں لکھتے ہیں:

"آپ کی ولادت مبارکہ کا واقعہ کتبِ سیرت میں یوں مرقوم ہے: آپ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ولادتِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے پہلے طواف کعبہ میں مشغول تھیں۔ ابھی طواف کے تین شوط ہی مکمل ہوئے تھے کہ دردِزہ محسوس ہونے لگا۔ حضور سیدِ یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے چہرے کے تغیر سے مجھے پہچانا اور فرمایا: کیا بات ہے؟ میں آپ کے چہرے پر کرب کے اثرات محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے ہچکچاتے ہوئے اصل صورتحال عرض کر دی، تو آپ نے فرمایا: کیا آپ طواف پورا کر چکی ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں! تو آپ نے ارشاد فرمایا: طواف پورا کر لو، اگر اس دوران درد بڑھ

جائے، تو خانۂ کعبہ کے اندر چلی جانا، اس میں کوئی حکمت الٰہی ہے۔

مرقوم ہے کہ چھوٹے شوط میں دردِ زہ بڑھ جانے پر حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا خانۂ کعبہ کے اندر تشریف لے گئیں اور پھر جب کعبۃ اللہ سے باہر آئیں تو ان کی گود مبارک میں حضرت سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔"

[سید الحسن شاہ فی خاندانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، /۱۱۷]

۸۱۔ سید مختار علی مداری اور "مولودِ کعبہ"

سید مختار علی و قاری مداری دیوان آستانۂ قطب المدار اپنی تصنیف "فضائلِ اہلِ بیتِ اطہار و عرفانِ قطب المدار" میں لکھتے ہیں:

"آپ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) کی پیدائش اندرونِ کعبہ ہوئی۔"

[مختار علی فی فضائل اہلِ بیتِ اطہار و عرفانِ قطب المدار، /۲۰]

۸۲۔ سخی سلطان نجیب الرحمن "مولودِ کعبہ"

خادمِ سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن لکھتے ہیں:

"امیر المؤمنین، امام المتقین، مشکل کشاء، شیرِ خدا، امامِ عارفین، تاجدارِ اولیاء، اسد اللہ غالب، "مولودِ کعبہ"، رفیقِ پیغمبر، دامادِ رسول، فاتحِ خیبر زوجِ بتول رضی اللہ عنہا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے والد ابوالحسن اور ابو تراب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ۳۰ عام الفیل کو پیدا ہوئے۔ ایک اور روایت کے مطابق آپ ۱۲ یا ۱۳ رجب بروز جمعۃ المبارک پیدا

ہوئے اس وقت حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک تیس برس تھی۔"

[نجیب الرحمن فی خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم، ۱۴۷/]

۸۳۔ تذکرۂ ساداتِ بخاریہ اور "مولودِ کعبہ"

بخاری و نقوی سادات کے اکابرین کے تذکرہ مع الشجرات پر کتاب "تذکرۂ ساداتِ بخاریہ" علامہ صفدر رضا قادری صاحب لکھتے ہیں:

"جائے ولادت: بیت اللہ شریف (مکہ مکرمہ)۔"

[صفدر رضا فی تذکرۂ ساداتِ بخاریہ، ۱۱۹/]

۸۴۔ پیر بدرِ عالم احمد علی بخاری اور "مولودِ کعبہ"

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت سید پیر بدر عالم احمد علی بخاری سالِ ولادت اور مقامِ ولادت میں لکھتے ہیں:

"حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم بعثتِ نبوی سے دس سال پہلے پیدا ہوئے، آپ کی والدہ ماجدہ کعبہ شریف کی زیارت کے لئے گئی تھی وہیں آپ کی ولادت ہوئی۔"

[بدر عالم فی وراثتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مولا علی واولاد، ۳۱/]

۸۵۔ علامہ طفیل احمد ہجویری اور "مولودِ کعبہ"

علامہ پیر محمد طفیل احمد قادری ہجویری اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"میں اپنی اس میں اپنی اس کاوش کو آقائے دو جہاں مالکِ کون و مکاں محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام "مولودِ کعبہ" امام الاولیاء، ابو شہداء، ابو سادات، مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے والدِ گرامی، پہرے دارِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا ابی طالب علیہ السلام کے نام کرتا ہوں۔"

[طفیل احمد فی کشف الحقائق، انتساب]

۸۶۔ مولانا ابو احمد غلام حسن اویسی قادری اور "مولودِ کعبہ"

مولانا ابو احمد غلام حسن اویسی قادری "فیضانِ حیدری رضی اللہ عنہ" میں لکھتے ہیں:

"حضرت علی رضی اللہ عنہ شکمِ مادر سے جوفِ کعبہ میں پیدا ہوئے تھے چنانچہ یہ فضیلت خدا تعالیٰ نے خاص کر آپ کے حصہ میں کی تھی۔"

[اویسی فی شرح دیوانِ علی رضی اللہ عنہ، ۳۶/]

۸۷۔ مولانا غلام مصطفی صدیقی اور "مولودِ کعبہ"

مولانا ابو رجاء غلام مصطفی صدیقی المدنی سابق سینئر مدرس جمیعت المدینہ کراچی شرح قصیدہ بردہ میں لکھتے ہیں:

"خلیفۂ چہارم جانشینِ رسول و زوجِ بتول حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوالحسن" اور "ابوتراب" ہے آپ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابو طالب کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ عام الفیل کے تیس برس بعد جب کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی عمر شریف تیس برس کی تھی۔رجب کو جمعہ کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ خانۂ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا ہے۔"
[غلام مصطفیٰ فی نشانِ مژدہ قصیدہ بردہ، ۲۳۶/_۲۳۷]

۸۸۔ محمد منظر مصطفیٰ ناز اشرفی اور "مولودِ کعبہ"

مولانا حافظ و قاری محمد منظر مصطفیٰ ناز اشرفی "شانِ علی رضی اللہ عنہ (قرآن و حدیث کی روشنی میں)" میں لکھتے ہیں:

"حضرت علی کی ولادت ۱۳ رجب المرجب بروز جمعہ اعلانِ نبوت سے دس سال قبل خانۂ کعبہ میں ہوئی۔" [اشرفی فی شانِ علی رضی اللہ عنہ، ۱۹/]

۸۹۔ علامہ افتخار احمد اور "مولودِ کعبہ"

علامہ افتخار احمد حافظ قادری نے "شانِ علی رضی اللہ عنہ بزبانِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" میں سید عارف مجور رضوی گجراتی کی مولائے کائنات امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان میں ایک منقبت پیش کی ہے، جس میں آپ فرماتے ہیں:

"وہ جس طرف ہوں حق راجح اسی کی طرف
ثابت علی الاعلان ہے مولا علی رضی اللہ عنہ کی شان
"مولودِ کعبہ" آپ ہیں الحق و بلیقین

جھٹلائے بس شیطان ہے مولا علی رضی اللہ عنہ کی شان

ان سا جاری نہ کوئی بھی پیدا ہوا کہیں

خیبر شکن نشان مولا علی رضی اللہ عنہ کی شان

شیرِ خدا بس ایک ہی دنیا کو مل سکا

یکتائی کی اڑان ہے مولا علی رضی اللہ عنہ کی شان"

[افتخار احمد فی شانِ علی رضی اللہ عنہ بزبانِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱۵۷/]

۹۰۔ مولانا چریا کوٹی اور "مولودِ کعبہ"

مولانا محمد افروز قادری چریا کوٹی لکھتے ہیں:

"جناب فاطمہ بنت اسد خانۂ کعبہ کا طواف کر رہی تھیں کہ وضع حمل کے آثار ظاہر ہوئے۔ اسی وقت خانۂ کعبہ کا دروازہ کھلا اور جنابِ فاطمہ بنت اسد کعبہ کے اندر داخل ہو گئیں۔ پھر کیا ہوا کہ اسی جگہ خانۂ کعبہ کے اندر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔"

[افروز قادری فی طواف خانۂ کعبہ کے روح پرور واقعات، ۶۳/]

۹۱۔ محمد عبدالخالق توکلی اور "مولودِ کعبہ"

ریٹائرڈ سینئر سبجیکٹ اسپیشلسٹ گورنمنٹ کالج برائے تربیتی اساتذہ فیصل آباد محمد عبدالخالق توکلی لکھتے ہیں:

"عرب کے قبائل طوافِ کعبہ میں لگے تھے ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی

والدہ ماجدہ بھی تھیں آثار دلالت پیدا ہو گئے دردِ زہ شروع ہوا۔ کعبۃ اللہ کی دیوار پھٹ گئی آواز آئی "اے فاطمہ کعبہ کے اندر آ جا" اندر چلی گئیں وہیں پیدائش ہوئی۔ اسی لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مولودِ کعبہ کہا جاتا ہے۔"

[عبدالخالق فی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، ۳۰/]

۹۲۔ احمد حسن قادری اور "مولودِ کعبہ"

سلطان الفقراء حضرت صوفی غلام محمد قادری کی زیرِ سرپرستی میں احمد حسن قادری صاحب اپنی کتاب "بارہ امام" میں لکھتے ہیں:

"تمام عالمِ اسلام میں صرف حضرت علی وہ واحد ہستی ہیں جن کی ولادت باسعادت عین کعبۃ اللہ کے اندر ہوئی اور سبب اس بات کا یہ بنا کہ آپ کی والدہ حضرت ابو طالب کے ہمراہ کعبۃ اللہ کے طواف میں مشغول تھیں کہ اچانک شدت کے ساتھ دردِ زہ لاحق ہوا۔ ذیل درد اتنا شدید تھا کہ کہیں اور لے جانے کا وقت نہ ملا۔ حضرت ابو طالب اپنی اہلیہ فاطمہ بنت اسد کو کعبۃ اللہ کے اندر لے آئے اور وہیں علی کی ولادت ہوئی۔"

بہ کعبہ ولادت بہ مسجد شہادت　　　کسے را میسر نہ شد ایں سعادت

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی کی ولادت کی خبر دی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھائی کو دیکھنے آئے تو آپ کی چاچی نے تاسف سے فرمایا کہ تمہارا بھائی شاید پیدائشی طور پر نابینا ہے کہ جب سے پیدا ہوا ہے اس نے آنکھیں نہیں کھولیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو گود لے لیا۔ حضرت علی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں آنکھیں کھولی اور دنیا میں

آنے کے بعد سب سے پہلے رخِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نگاہ ڈالی۔ دنیا میں سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف صرف آپ کا ہی امتیاز ہے جو کسی اور کو نصیب نہ ہوا۔"

[احمد حسن فی بارہ امام، ۱۹/_۲۰]

۹۳۔ علامہ ابو توراب اور "مولودِ کعبہ"

ابو تراب مولانا محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری اپنی کتاب "تذکرۂ خاندانِ نبوت" میں رقم طراز ہیں:

"آپ رضی اللہ عنہ عام الفیل ۱۳ رجب المرجب کو بروز جمعۃ المبارک خانۂ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک تقریباً ۳۰ برس تھی۔"

[ابو تراب فی تذکرۂ خاندانِ نبوت، ۱۷۴/]

۹۴۔ محمد مجاہد عطاری اور "مولودِ کعبہ"

مولانا عبد المصطفیٰ محمد مجاہد العطاری القادری "خاندانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" میں لکھتے ہیں:

"حیدرِ کرار حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ عام الفیل کے تیس برس بعد ۱۳ رجب المرجب کو خانۂ کعبہ میں پیدا ہوئے۔"

[محمد مجاہد فی خاندانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۴۴۹/]

۹۵۔ نبی کریم علیہ السلام کے عزیز و اقارب اور "مولودِ کعبہ"

محمد اشرف شریف اور ڈاکٹر اشتیاق احمد اپنی کتاب "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عزیز و اقارب" میں لکھتے ہیں:

"آپ رضی اللہ عنہ خانۂ کعبہ میں پیدا ہوئے اور مسجد میں اپنے رب سے جا ملے۔"

[نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عزیز و اقارب، ۳۲۸/]

۹۶۔ بریلوی محمد الیاس عطار اور "مولودِ کعبہ"

بانئ دعوتِ اسلامی محمد الیاس عطار قادری رضوی بریلوی اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ:

"خلیفۂ چہارم شاہ، جانشینِ رسول، زوج بتول حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی کنیت "ابوالحسن" اور "ابوتراب" ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہنشاہِ ابرار، مکے مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابو طالب کے فرزند ارجمند ہیں۔ عام الفیل کے ۳۰ سال بعد (جب حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف ۳۰ برس تھی) ۱۳ رجب المرجب بروز جمعۃ المبارک حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم خانۂ کعبہ شریف زادہا اللہ شرفا وتعظیما کے اندر پیدا ہوئے۔" [الیاس عطار فی کراماتِ شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، ۱۱/ _ ۱۲]

۹۷۔ جناب عقیل احمد اور "مولودِ کعبہ"

جناب عقیل احمد اپنی مختصر کتاب "مناقب علی رضی اللہ عنہ" جس کی تقریظ پیر سید میر

طیب علی شاہ اور حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی نے لکھی ہیں، میں آپ لکھتے ہیں:

"آپ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابو طالب کے فرزند ہیں عام الفیل کے تیس برس بعد جب کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک تیس برس تھی جمعہ کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ خانۂ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔"

[عقیل احمد فی مناقبِ علی رضی اللہ عنہ، ۸/]

۹۸۔ سید افتخار الحسن زیدی اور "مولودِ کعبہ"

صاحبزادہ سید افتخار الحسن زیدی واقعۂ ولادتِ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں:

"چنانچہ آپ (سیدہ فاطمہ بنت اسد) کعبہ کے اندر چلی گئیں اور پھر امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت خانۂ کعبہ میں ہوئی۔"

کسے رامیسر نہ شد ایں سعادت
بکعبہ ولادت بمسجد شہادت

کہ قیامت تک کوئی ماں اب ایسا فرزند نہیں جنے گی جو پیدا کعبہ میں ہو اور شہید مسجد میں۔"

[افتخار الحسن فی خاکِ کربلا، ۳۲/]

اسی طرح کئی مستند و معتمد علمائے اہلِ سنت نے سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم مولودِ کعبہ ہونا ذکر فرمایا ہے جن میں سے چند ایک کے صرف حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں:

۹۹۔ امام ابی عبداللہ محمد بن اسحاق بن العباس المکی الفاکہی المتوفی سنہ ۲۷۲ھ۔

[فاکہی فی اخبار مکہ فی قدیم الدہر وحدیثہ، ۳/۲۲۶]

۱۰۰۔ شیخ ابی زکریا کے ابن محمد بن ایاس بن القاسم الازدی المتوفی سنہ ۳۳۴ھ۔

[ازدی فی تاریخ الموصل، /۵۸]

۱۰۱۔ قاضی ابوالشیخ ابی القاسم اسماعیل بن احمد البستی المتوفی سنہ ۴۲۰ھ

[بستی فی کتاب المراتب فی فضائل امیر المؤمنین وسید الوصیین علی بن ابی طالب، / ۱۵۱]

۱۰۲۔ عبدالملک بن القاسم بن محمد بن الکردبوس التوزری المتوفی سنہ ۵۷۵ھ۔

[ابن کردبوس فی الاکتفاء فی اخبار الخلفاء، ۱/۴۸۰]

۱۰۳۔ علامہ ابی ہریرہ عبدالرحمن بن عبدالسلام الصفوری المتوفی سنہ ۸۹۴ھ۔

[صفوری فی المختصر المحاسن المجتمعہ فی فضائل الخلفاء الاربعہ، /۱۵۶]

۱۰۴۔ علامہ الشیخ علاء الدین علی دوہ بن مصطفی شیخ التربہ البوسنوی المتوفی سنہ ۹۸۸ھ۔

[بوسنوی فی الاوائل ومسامرات الاواخر، /۷۹]

۱۰۵۔ شیخ مصطفی ابن کمال الدین البکری الصدیقی الدمشقی المتوفی سنہ ۱۱۶۲ھ۔

[بکری فی الضیاء الشمسی علی الفتح القدسی، شرح ورد السحر للبکری، ۲/۵۳۰]

۱۰۶۔ علامہ سید محمود شکری الآلوسی المتوفی سنہ ۱۳۴۲ھ۔

[آلوسی فی السیوف المشرقہ و مختصر صواقع المحرقہ لعلامہ الشیخ نصر الدین،/۲۰۴]

عورتیں علی بن ابی طالب کی مثل جننے سے عاجز آ گئیں

اس بات کو ترجمانِ قرآن حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یوں ارشاد فرمایا:

"عورتیں امیر المؤمنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی مثل پیش کرنے (جنم دینے) سے بانجھ ہو گئیں۔"

[ابن عساکر فی تاریخ مدینۃ دمشق، ۴۲/۴۶۰،
ابن منظور فی مختصر تاریخ دمشق، ۱۸/۴۹]

اور امیر المؤمنین سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عورتیں علی ابن ابی طالب کی مثل جننے سے عاجز آ گئیں، اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا صلی اللہ عنہم۔"

[ابن سمان فی مختصر کتاب الموافقہ بین اہل البیت و الصحابہ، /۱۵۲، محب الدین طبری فی الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۴/۱۳۹، محب الدین طبری فی ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، /۹۹، سبط بن الجوزی فی تذکرۃ الخواص، المعروف بتذکرۃ خواص امہ فی خصائص الائمہ، /۱۲، ندوی فی المرتضیٰ، /۱۲۹]

اختتام ودعا

اللہ کریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل تمام مسلمانوں کو اہلِ بیتِ اطہار علیہم الصلاۃ والسلام کے خصائص وامتیازات کا ادراک نصیب فرمائے اور بوجہ مذہبی تعصب ان کے مقام ومرتبہ سے روگرداں ہونے سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین ! بجاہ طٰہٰ ویٰس صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔